WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ

وطن

بڈگام

منگلوار
26 مئی 2026
TUESDAY
26 MAY - 2026

صفحہ 08 — ریئل میڈرڈ نے فتح کے ساتھ لالیگا سیزن کا اختتام کیا

صفحہ 08 — اسمرتی مندھانا کو یقین، ہندوستان ٹی ۲۰ ورلڈ کپ میں اپنی جیت کا تسلسل برقرار رکھے گا

جلد: 16 ■ شمارہ نمبر: 124 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ The Urdu Daily WATTAN Budgam

عیدالاضحیٰ کی تقریب سعید
حکومت نے ملازمین کیلئے 29 مئی کو خصوصی چھٹی کا اعلان کیا

سرینگر/25 مئی/سی این آئی/جموں و کشمیر کی حکومت نے عیدالاضحیٰ منانے کے خواہشمند ملازمین کیلئے 29 مئی بروز جمعہ کو ایک دن کی خصوصی چھٹی کی منظوری دی ہے۔سی این آئی کے مطابق جموں و کشمیر حکومت نے 29 مئی کو عیدالاضحیٰ کیلئے خصوصی چھٹی کا اعلان کیا۔اس ضمن میں جنرل ایڈمنسٹریشن محکمہ کے ذریعہ جاری کردہ ایک سرکاری حکمنامہ کے مطابق جموں و کشمیر میں مذہبی تہوار منانے کے سلسلے میں چھٹی دی گئی ہے۔حکومت کے کمشنر سیکرٹری ایم راجو کے دستخط کے تحت جاری کردہ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ خصوصی چھٹی کا اطلاق ان ملازمین پر ہوگا جو عیدالاضحیٰ کے موقع/101

”لبیک الھم لبیک“ کی معطر صداؤں کے بیچ مناسک حج کا آغاز
لاکھوں فرزندان توحید منیٰ میں قیام کے دوران عبادات کریں گے
بدھ کی صبح حجاج کرام کی واپسی کے بعد قربانی ہوگی اور عازمین کا فریضہ حج مکمل ہو جائے گا

سرینگر/25 مئی/سی این آئی/مناسک حج کے پہلے مرحلے میں لاکھوں عازمین لبیک الھم لبیک کی صدائیں بلند کرتے ہوئے منیٰ کیلئے روانہ ہو گئے جہاں وہ قیام کریں گے۔ عازمین حج بسوں کے ذریعے منیٰ پہنچیں گے۔سی این آئی کے مطابق حج کا رکن اعظم وقوف عرفہ آج یعنی 26 مئی کو ہوگا۔لاکھوں فرزندان توحید منیٰ میں قیام کے دوران عبادات کریں گے اور منگل کو صبح وقوف عرفہ کیلئے

میدان عرفات روانہ ہوں گے۔عرفات میں حج کا خطبہ سننے کے بعد ظہر اور عصر کی نماز ملا کر ادا کی جائے گی۔مغرب سے قبل حجاج کرام مزدلفہ کی طرف روانہ ہوں گے اور وہاں مغرب اور عشا کی نماز اکٹھی پڑھیں گے۔مزدلفہ میں حجاج کرام رمی جمرات کیلئے کنکریاں اکٹھی کریں گے۔بدھ کی صبح حجاج کرام واپس منیٰ روانہ ہوں گے اور رمی جمرات کریں گے جس کے بعد قربانی کی جائے گی اور/102

بڈگام میں معصوم بچی کی عصمت دری اور قتل معاملہ
24 گھنٹوں کے اندر ایک ملزم گرفتار
دیگر ملزمان کی تلاش جاری، ملوثین کو سخت سزا دی جائے گی/پولیس

سرینگر/25 مئی/سی این آئی/گلوان پورہ بڈگام میں معصوم بچی کے قتل کے معاملے کو حل کرتے ہوئے پولیس نے ملزم کو گرفتار کرلیا۔سی این آئی کے مطابق پولیس نے بڈگام میں معصوم بچی کی عصمت دری اور قتل کیس میں ایک ملزم کو گرفتار کیا۔ایک اعلیٰ پولیس اہلکار نے بتایا کہ ملزمین میں سے ایک، جس کی شناخت مدثر کے نام سے ہوئی ہے کو واقعے کے 24 گھنٹوں کے اندر گرفتار کرلیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ دیگر ملزمان کی گرفتاری کے لیے کوششیں جاری ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ پولیس اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ملزمان کو ایسے گھناؤنے جرم کی سخت ترین سزا دی جائے۔خیال رہے کہ سنیچروار کو بڈگام کے گلوان پورہ علاقے میں ایک 12 سالہ لڑکی کو اغوا کیا گیا، اس کی عصمت دری کی گئی اور پھر اس کا قتل کیا گیا، جس سے پورے علاقے میں صدمے کی لہر دوڑ گئی۔اتوار کے روز، 23 مئی کو لاپتہ ہونے کے چند گھنٹے بعد، اس کے گاؤں کے قریب ایک کھیت سے نابالغ لڑکی کی لاش برآمد ہونے کے بعد پولیس نے ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم تشکیل دی تھی۔بڈگام کے سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس کے کے ہری پرساد نے کہا تھا کہ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ معاملہ عصمت دری اور قتل/103

100 روزہ نشہ مکت جموں کشمیر ابھیان: لیفٹننٹ گورنر بانڈی پورہ میں مہم میں شامل
معاشرے کو ہمیشہ کیلئے منشیات سے پاک کرنے کیلئے پرعزم
جموں کشمیر کی مقدس سرزمین سے منشیات کے ہر اسمگلر کو ختم کرنے تک کارروائی جاری رہے گی/منوج سنہا

سرینگر/25 مئی/سی این آئی/منشیات کے دہشت گردوں اور منشیات کے اسمگلروں کے خلاف کارروائی جاری رہے گی کا اعلان کرتے ہوئے لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ یہ اس وقت تک نہیں رکے گی جب تک جموں کشمیر کی مقدس سرزمین سے ہر منشیات کے سمگلر کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔انہوں نے کہا ”ہماری ایجنسیوں نے منشیات کے دہشت گردوں اور ان کے چھپے ہوئے نیٹ

ورک کو ختم کرنے کے لیے ایک بے مثال مہم ہے۔سی این آئی کے مطابق منشیات کی دہشت گردی کے خلاف ایک بڑی مہم میں لیفٹننٹ گورنر/104

”آپریشن شیروالی“: راجوری جنگلات میں تیسرے روز بھی تلاشی مہم جاری

سرینگر/25 مئی/سی این آئی/جموں کے راجوری ضلع کے جنگلات میں چھپے ملی ٹنٹ کو ڈھونڈ نکالنے کیلئے آپریشن تیسرے روز بھی جاری رہا۔آپریشن کے دوران خصوصی کمانڈوز اور ہیلی کاپٹروں کی خدمات حاصل کی جارہی ہے۔سی این آئی کے مطابق راجوری ضلع کے گھنے جنگلوں میں چھپے ہوئے مشتبہ دہشت گردوں کا پتہ لگانے کیلئے تلاشی مہم مسلسل تیسرے دن میں داخل ہوئی۔فوج، جموں و کشمیر پولیس اور سینٹرل ریزرو پولیس فورس کی ایک مشترکہ/105

چیف سیکریٹری نے وزیراعظم کے اصلاحاتی ایجنڈے پر عملدرآمد کا جائزہ لیا
کموں کو مکمل ڈیجیٹائزیشن، مربوط حکمرانی اور عمل کی سادہ کاری کی ہدایت

سرینگر/25 مئی/وی او آئی/چیف سیکریٹری اٹل ڈلو نے آج تمام محکموں کے انتظامی سیکریٹریوں کے ساتھ اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کی، جس میں وزیراعظم کے ساتھ مرکزی سیکریٹریوں کی ملاقات سے ابھرنے والے نکات پر عملدرآمد کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔اجلاس میں ”ہول آف گورنمنٹ“ اپروچ کو مضبوط بنانے، عوامی سہولت کے لیے خدمات کی مکمل ڈیجیٹائزیشن اور جامع اصلاحات پر زور دیا گیا۔چیف سیکریٹری نے کہا کہ ان اصلاحات کا بنیادی مقصد مربوط حکمرانی، شہری مرکوز انتظامیہ اور ٹیکنالوجی پر مبنی نظام قائم کرنا ہے تاکہ خدمات کی فراہمی مؤثر، شفاف اور جوابدہ ہو۔انہوں نے محکموں کو ہدایت دی کہ وہ روایتی الگ تھلگ کام کرنے کے بجائے باہمی تعاون کے ساتھ ترقیاتی اہداف حاصل کریں۔پلاننگ ڈیولپمنٹ اینڈ مانیٹرنگ ڈیپارٹمنٹ نے مختلف اصلاحاتی اقدامات پر ایک تفصیلی پریزنٹیشن دی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ فنانس، اسکول ایجوکیشن، اسکل ڈیولپمنٹ، ہیلتھ اینڈ میڈیکل ایجوکیشن،

ہاؤسنگ اینڈ اربن ڈیولپمنٹ، ایگریکلچر، سوشل ویلفیئر، پبلک ورکس، ٹورازم اور ہائر ایجوکیشن سمیت کئی محکمے پہلے ہی مربوط حکمرانی کے ماڈلز اپنا چکے ہیں۔اسکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے بتایا کہ 1350 سے زائد اسکولوں میں ووکیشنل ایجوکیشن شروع کی گئی ہے، جس میں 1.41 لاکھ طلبہ داخل ہیں۔ اسکل ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے مشن یوا اور پی ایم وشوکرما جیسے اقدامات کو اجاگر کیا۔ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے صحت، صفائی، غذائیت اور تعلیم کے شعبوں کو مربوط کرنے کی تجویز دی، جبکہ ہاؤسنگ اینڈ اربن ڈیولپمنٹ نے شہری زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے ٹیکنالوجی پر مبنی اصلاحات پر زور دیا۔اجلاس کو بتایا گیا کہ جے کے/106

جماعت اسلامی سے منسلک دہشت گردی فنڈنگ کیس
این آئی اے کی سرینگر اور شوپیان میں
تین مقامات پر چھاپہ مار کارروائیاں

سرینگر/25 مئی/سی این آئی/جماعت اسلامی دہشت گردی فنڈنگ کیس میں قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے سرینگر اور شوپیان میں تین مقامات پر چھاپہ مار کارروائیاں انجام دیتے ہوئے مجرمانہ مواد اور دستاویزات کو ضبط کرلیا۔سی این آئی کے مطابق قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے کالعدم جماعت اسلامی تنظیم سے منسلک دہشت گردی کی فنڈنگ کے معاملے میں تین مقامات پر تلاشی لی۔ایک بیان میں تحقیقاتی ایجنسی نے کہا کہ سرینگر اور شوپیان اضلاع میں تین مقامات پر کی جانے والی تلاشیوں کے نتیجے میں کئی مجرمانہ مالیاتی دستاویزات اور الیکٹرانک آلات کی بازیابی کی گئی جن کے بارے میں شبہ ہے کہ وہ جموں و کشمیر میں جماعت اسلامی اور/107

امرناتھ یاترا کیلئے سخت حفاظتی انتظامات
،ویشنو دیوی علاقے میں بھی نگرانی بڑھادی گئی
حساس علاقوں میں سیکورٹی فورسز متحرک، خفیہ ایجنسیوں کے درمیان قریبی تال میل قائم

سرینگر/25 مئی/وی او آئی/سالانہ امرناتھ یاترا کے پیش نظر جموں و کشمیر میں سیکورٹی کے سخت ترین انتظامات کئے جارہے ہیں جبکہ ریاسی اور ادھم پور اضلاع کے حساس علاقوں میں نگرانی مزید بڑھا دی گئی ہے۔وائس آف انڈیا کے مطابق یاترا کو پرامن اور محفوظ بنانے کیلئے کثیر سطحی سیکورٹی نظام/108

تکنیکی خرابی کی وجہ سے گلمرگ گنڈولہ سروس اچانک بند
بیچ راستے میں درماندہ ہونے کے بعد سیاحوں کو پریشانی کا سامنا

سرینگر/25 مئی/سی این آئی/تکنیکی خرابی کی وجہ سے شہرہ آفاق گلمرگ میں گنڈولہ سروس رکنے کے بعد سیاح درمیان میں پھنسے گئے۔ادھر وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ صورتحال مکمل طور پر قابو میں ہے اور گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔سی این آئی کے مطابق شہرہ آفاق گلمرگ میں گنڈولہ سروس اچانک تکنیکی خرابی کی وجہ سے روک گئی جس کے نتیجے میں بیچ راستے میں سیاح جو گنڈولہ میں سوار تھے درماندہ ہوگئے۔حکام نے بتایا کہ تقریباً 300 سیاح کیبل کاروں کے اندر اس وقت درماندہ ہوگئے جب گنڈولہ خرابی کی وجہ سے اچانک رک گیا۔انہوں نے کہا کہ گنڈولہ سروس رک جانے کے نتیجے میں وہاں موجود سیاحوں میں خوف و دہشت کا ماحول پھیل گیا جس کے بعد فوج کی 9 راج رائف، جموں و کشمیر پولیس اور سول انتظامیہ کے اہلکاروں پر مشتمل ریسکیو ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں اور انخلاء کی کوششیں شروع کیں۔انہوں نے کہا کہ اسی/109

کشمیر میں ژالہ باری سے باغات تباہ، حکومت ایک ماہ میں فصل بیمہ اسکیم نافذ کرے گی

سرینگر/25 مئی/وی او آئی/وزیر زراعت جاوید احمد ڈار نے کہا ہے کہ اتوار کی شام اچانک ہوئی شدید ژالہ باری نے وادی کے کئی حصوں میں باغات اور کھڑی فصلوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔انہوں نے اعلان کیا کہ حکومت ایک ماہ کے اندر موسم پر مبنی فصل بیمہ اسکیم نافذ کرے گی تاکہ کسانوں کو تحفظ فراہم کیا جاسکے۔وائس آف انڈیا کے مطابق وزیر نے اس موسمی واقعے کو ”انتہائی افسوسناک“ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ژالہ باری نے لولاب، ہندواڑہ، بارہمولہ/110

لیفٹننٹ گورنر نے کیا چیرپرسن وقف بورڈ اور اعلیٰ حکام کے ہمراہ درگاہ حضرت بل سری نگر کا دورہ
عیدالاضحیٰ کی تقریب سعید: نمازعید کیلئے انتظامات کا جائزہ
عیدالاضحیٰ ہمیں انسانیت کی عظیم تر بھلائی کیلئے خود کو وقف کرنے کی ترغیب دیتی ہے: منوج سنہا

سری نگر/۲۵ مئی/جے کے این ایس/لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے 27 مئی بروز بدھ کو منائی جانے والی عیدالاضحیٰ کی تقریب سعید کے روز نماز عید کے سب سے بڑے اور عظیم الشان اجتماع کیلئے انتظامات کی تیاریوں کا جائزہ لینے کیلئے پیر کو آثار شریف حضرت بل درگاہ سری نگر کا دورہ کیا۔جے کے این ایس کے مطابق لیفٹیننٹ گورنر کیساتھ، چیرپرسن جموں وکشمیر وقف بورڈ درخشاں اندرابی، مفتی ریاض الحق چیف امام حضرت بل، انشول گرگ ڈویژنل کمشنر کشمیر، راجیو اوم پرکاش ڈی آئی جی وسطی کشمیر؛ ڈاکٹر جی وی سندیپ چکرورتی ایس ایس پی سری نگر؛ اکشے لابرو ڈپٹی کمشنر سری نگر؛ فضل الحسیب، میونسپل کمشنر سری نگر اور تمام متعلقہ محکموں کے افسران بھی تھے۔اپنے دورے کے دوران، لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے نماز عیدالاضحیٰ کے پرامن انعقاد کے لئے پانی کی فراہمی، صفائی، بجلی اور دیگر سہولیات کا جائزہ لیا۔انہوں نے سینئر افسران کو ہدایت کی/111

عیدالاضحیٰ کی خریداری عروج پر، بازاروں میں غیر معمولی رش
سرینگر سمیت وادی بھر کے بازاروں میں گہما گہمی، خریداری کے لیے لوگوں کا تانتا

سرینگر/25 مئی/وی او آئی/وادی کشمیر میں ناسازگار موسمی حالات کے باوجود شہر سرینگر سمیت وادی کے دیگر قصبہ جات اور ضلع ہیڈکوارٹروں پر عیدالاضحیٰ کے پیش نظر لوگوں کی بھاری بھیڑ دیکھنے کو ملی۔بکری، بچوں کے ملبوسات، کراکری اور دیگر ضروری سازوسامان کی خریداری عروج پر رہی جبکہ مرغ فروشوں اور قصابوں کی دکانوں پر بھی لوگ قطاروں میں کھڑے نظر آرہے تھے۔ادھر شہر سرینگر کے اہم بازاروں میں بھاری بھاری بھیڑ کے چلتے جگہ جگہ ٹریفک جام کے مناظر بھی دیکھنے کو ملے۔اس بیچ دیگر قصبوں میں بھی ٹریفک جام کے مناظر دیکھنے کو ملے۔وائس آف انڈیا کے مطابق عیدالاضحیٰ کی آمد کے پیش نظر اگرچہ وادی کشمیر میں گزشتہ دنوں سے موسم ناسازگار بنا ہوا ہے، تاہم اس کے باوجود شہر سرینگر سمیت وادی کے دیگر قصبہ جات اور ضلع ہیڈکوارٹروں پر لوگوں کا غیر معمولی رش دیکھنے کو ملا۔بازاروں، شاپنگ مراکز اور سڑکوں پر صبح سے ہی

خریداروں کی بڑی تعداد جمع رہی، جس کے باعث کئی مقامات پر گہما گہمی کا ماحول نظر آیا۔سرینگر کے تاریخی لال چوک، مہاراج گنج، بٹہ مالو، رعناواری، نوہٹہ اور دیگر اہم بازاروں میں لوگوں کی بڑی تعداد عید کی خریداری میں مصروف دکھائی دی۔اسی طرح جنوبی، شمالی اور وسطی کشمیر کے مختلف قصبہ جات اور ضلع صدر مقامات پر بھی بازاروں میں کافی چ؟؟ پہل رہی۔خراب موسم اور وقفے وقفے سے بارش کے باوجود لوگوں کے جوش وخروش میں کوئی کمی دیکھنے کو نہیں ملی۔بازاروں میں خاص طور پر بیکری مصنوعات، بچوں کے ملبوسات، جوتے، کراکری، گھریلو استعمال کی اشیاء اور دیگر ضروری سازوسامان کی خریداری عروج پر رہی۔بیکری دکانوں پر صبح سے/112

دیہی علاقوں میں تعلیم کا ناقص نظام

گزشتہ چند سالوں میں ملک کے دیہی علاقوں نے شہری علاقوں کی طرح کئی سطحوں پر ترقی کی ہے۔ خاص طور پر سڑکوں اور روزگار کے معاملات میں ملک کے دیہات پہلے سے زیادہ تیزی سے ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پردھان منتری گرام سڑک یوجنا کے تحت گاؤں گاؤں میں سڑکوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دیہاتوں میں سیلف ہیلپ گروپس اور چھوٹی صنعتوں کے ذریعے روزگار کے بہت سے راستے کھل گئے ہیں۔ اس میں ریاستی حکومتوں کا کردار بھی قابل ستائش ہے۔ لیکن اب بھی بہت سے شعبے ایسے ہیں جنہیں ترقی کی ضرورت ہے۔ جس کے بغیر ترقی کے دوسرے دروازے کو کھولنا مشکل ہے۔ اس میں تعلیم اہم ہے۔ ملک میں اب بھی کئی ریاستیں ایسی ہیں جہاں دیہی علاقوں میں تعلیمی نظام بہت خراب ہے۔ جہاں اساتذہ، عمارتوں اور دیگر بنیادی سہولیات کی شدید کمی ہے۔ جس کی وجہ سے تعلیم کی سطح انتہائی قابل رحم ہو جاتی ہے۔ اس کا سب سے زیادہ منفی اثر لڑکیوں کی تعلیم پر پڑتا ہے۔ راجستھان کے بیکانیر میں لنکرنسر بلاک کا بنجروالی گاؤں ایسے ہی ناقص تعلیمی نظام کی ایک بدترین مثال ہے۔ تقریباً **750** گھروں پر مشتمل اس گاؤں میں **1998** میں ایک مڈل اسکول قائم کیا گیا تھا۔ جسے پانچ سال پہلے کلاس **10** ویں اور دو سال پہلے کلاس **12** ویں میں اپ گریڈ کیا گیا تھا۔ اس سکول میں تقریباً **600** طالب علم ہیں۔ اپ گریڈیشن سے گاؤں کی لڑکیوں کو سب سے زیادہ فائدہ ہوا۔ جنہیں گاؤں میں ہی رہ کر تعلیمی مواقع ملنا شروع ہو گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں طالبات کی بڑی تعداد ہے۔

تاہم، طلباء کو اپ گریڈیشن سے زیادہ فائدہ ہوتا دکھائی نہیں دے رہا ہے کیونکہ اسکول میں تقریباً کئی طرح کی بنیادی سہولیات کا فقدان ہے۔ لڑکیوں کے لیے نہ تو بیت الخلاء کا مناسب انتظام ہے اور نہ ہی پینے کے صاف پانی کا انتظام ہے۔ اس حوالے سے ایک اسکول کی طالبہ نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ اسکول میں سب سے بڑا مسئلہ اساتذہ کا ہے۔ کئی مضامین کے لیے اساتذہ نہیں ہیں۔ یہاں تعینات اساتذہ کبھی بھی وقت پر نہیں آتے۔ انہوں نے بتایا کہ اسکول کے زیادہ تر اساتذہ دوسرے بلاکس یا شہروں کے رہائشی ہیں۔ جو ہر روز آتے اور جاتے ہیں۔ ایسے میں وہ کبھی وقت پر تو اسکول نہیں آتے ہیں لیکن وقت سے پہلے ضرور چلے جاتے ہیں۔ ایک اور طالبہ کا یہ بھی کہنا تھا کہ اس اسکول کی صرف عمارت ہی اچھی ہے، اس کے علاوہ کسی قسم کی کوئی سہولت نہیں ہے۔ والدین نے اسکول میں اساتذہ کی کمی اور ان کے دیر سے آنے اور جلدی جانے کی شکایت اعلیٰ حکام سے کی تھی۔ لیکن آج تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

انہوں نے بتایا کہ اسکول میں لڑکوں سے زیادہ لڑکیاں ہیں۔ اس سے تعلیم کے تئیں ان کے جذبے کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن جب لڑکیاں اسکول آتی ہیں اور اساتذہ کی کمی کی وجہ سے کلاسز نہیں ہوتیں تو بہت دکھ ہوتا ہے۔ کئی بار اساتذہ صرف کھانا پورتی کرنے کے لیے کلاس میں آتے ہیں۔ آرٹس کے اساتذہ سائنس کے مضامین پڑھانے آتے ہیں۔ ایسے میں وہ کیا پڑھائیں گے؟ اس کا اندازہ آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔ ایک اور طالبہ کا کہنا تھا کہ اسکول میں سیکیورٹی کا کوئی نظام نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے کئی بار باہر کے لوگ بھی اسکول کے اندر آجاتے ہیں۔ اساتذہ بھی نہ تو انہیں پہچانتے ہیں اور نہ ہی اندر آنے سے روکتے ہیں کیونکہ وہ خود باہر کے ہوتے ہیں۔ اگر اساتذہ مقامی ہوتے تو وہ گاؤں سے باہر کے لوگوں کی نشاندہی کر کے انہیں اسکول آنے سے روک سکتے ہیں۔

دسویں جماعت کی طالبہ کومل نے بتایا کہ اسکول میں لائبریری تک نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے ہم طالبات کو اپنے مضامین کی تیاری میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگرچہ اسکول تمام طلبہ کو مفت کتابیں فراہم کرتا ہے، لیکن بعض اوقات کچھ کتابیں دستیاب نہیں ہوتیں ہیں۔ ایسے میں ہمارے لیے لائبریری سے کتابیں حاصل کرنے کا ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے۔ لیکن اسکول میں لائبریری نہ ہونے کی وجہ سے کئی بچوں کو سال بھر کتابوں کے بغیر پڑھنا پڑتا ہے۔ جس سے ان کی تعلیم متاثر ہوتی ہے۔ ایک طالبہ کے والد سیورام کا کہنا ہے کہ گاؤں کے زیادہ تر لوگ زراعت یا یومیہ اجرت پر کام کرتے ہیں۔ ایسے میں ان کے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ وہ اپنے بچوں کو پرائیویٹ اسکول بھیج سکیں۔ ایسے میں وہ بچوں کو صرف گاؤں کے سرکاری اسکول میں بھیجتے ہیں۔ جہاں ان کے بچے سہولیات کی شدید کمی کے باعث تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ وہیں ایک طالبہ کی والدہ یشودا کا کہنا ہے کہ میری بیٹی **9** ویں کلاس میں پڑھتی ہے۔ وہ روزانہ اساتذہ کی کمی کی شکایت کرتی ہے۔ لیکن ہم غریب ہیں اس لیے اسے پرائیویٹ اسکول نہیں بھیج سکتے۔ وہ کسی نہ کسی طرح اپنی تعلیم مکمل کر رہی ہے۔ اسی کمی کے درمیان ہی گاؤں کی زیادہ تر لڑکیوں نے اپنی تعلیم مکمل کی ہے۔

اس سلسلے میں گاؤں کے سماجی کارکن آیوشیہ کا کہنا ہے کہ بنجروالی سماجی اور اقتصادی طور پر بہت پسماندہ گاؤں ہے۔ گاؤں میں جہاں روزگار کی کمی ہے وہیں صنفی امتیاز بھی نظر آتا ہے۔ یہاں کے والدین لڑکیوں کے مقابلے لڑکوں کو تعلیم دینے میں زیادہ سنجیدہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گاؤں کی زیادہ تر لڑکیاں سرکاری اسکولوں میں پڑھتی ہیں، مالی طور پر مضبوط والدین اپنے لڑکوں کو اچھی تعلیم دلانے کے لیے نجی اسکولوں میں بھیجنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ لڑکیوں کی تعلیم پر پیسہ خرچ کرنا فضول سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر لڑکیوں کی یا تو بارہویں کے بعد شادی ہو جاتی ہے یا وہ تعلیم سے دور رہتی ہیں۔ کورونا کے بعد اس معاملے میں اور بھی زیادہ اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ درحقیقت اس کی ایک وجہ جہاں والدین میں لڑکیوں کی تعلیم کے حوالے سے بیداری کی کمی ہے تو وہیں دوسری جانب اس کے لیے تعلیم کا ناقص نظام بھی ذمہ دار ہے۔ جسے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔

(چرخہ فیچرس)

مکارم اخلاق

اسلام کی روشن و منور تعلیمات میں سے بہت ہی حسین پیغام اور حسنِ معاشرت کا بڑا پیارا اصول رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی

''اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آو۔''

اللہ کے آخری نبی ﷺ کا یہ فرمان مخلوق کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنے کی وصیت پر مشتمل ہے۔ خلق حسن سے مراد ایسی پختہ عادت ہے جس سے سارے کام آسانی سے ہو جائیں، اسے ''خلق حسن'' یعنی حسن اخلاق کہتے ہیں۔ نیز خلق حسن کا ایک معنی مسکرا کر ملنا، تکلیف دہ چیز دور کرنا اور نیک کام میں خرچ کرنا ہے۔ نیز اس کی شرح میں یہ بھی فرمایا گیا کہ لوگوں کے ساتھ اس طرح پیش آؤ جس طرح تمہیں پسند ہے کہ وہ تمہارے ساتھ پیش آئیں۔

اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ وقتی طور پر کوئی اچھا کام ہو جائے جیسے بے جا غصہ آنے پر اسے کبھی قابو کر لینا اگرچہ اچھا کام ہے لیکن اسے حسنِ اخلاق اسی صورت میں کہیں گے جب یہ طبیعت کا حصہ بن جائے۔

علامہ مولانا الیاس عطار قادری فرماتے ہیں: ''عام طور پر اچھے اَخلاق والا اسے کہا جاتا ہے جو مسکرا کر خوب گرم جوشی سے ملاقات کرے۔ مسکرا کر گرم جوشی سے ملاقات کرنا بھی اگرچہ اچھے اَخلاق کا حصہ ہے لیکن اس میں حسنِ معاشرت، دوسروں کو نفع (فائدہ) پہنچانا اور نقصان سے بچانا وغیرہ چیزیں بھی داخل ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو مسکرا کر گرم جوشی سے مل رہے ہوتے ہیں اور ساتھ ہی دوسروں کو نقصان بھی پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی بات ان کے مزاج کے خلاف ہو جائے تو وہ غصے میں آپے سے باہر ہو جاتے ہیں مثلاً کسی نے آپ کے ساتھ مسکرا کر گرم جوشی سے ملاقات کی اور پھر بڑی محبت کے ساتھ بریانی کی پلیٹ لا کر آپ کو پیش کی، اس دوران آپ نے کوئی بات اس کے مزاج کے خلاف کر دی تو اس نے وہی پلیٹ آپ کے منہ پر ماردی تو اسے حسنِ اَخلاق نہیں بل کہ بداخلاقی کہیں گے۔

اچھے اَخلاق اور خوب مسکرا مسکرا کر تو بعض تاجر حضرات بھی ملتے ہیں اور چائے بوتل کے ذریعے گاہک کی خوب آؤ بھگت بھی کرتے ہیں، مگر سودا نہ ہونے یا ان کے مزاج کے خلاف بھاؤ لگا دینے سے غصے میں آ جاتے ہیں تو ایسے تاجر بھی بااَخلاق نہیں بل کہ مفاد پرست ہوتے ہیں۔ ان کا یہ اَخلاق اللہ پاک کی رضا کے لیے نہیں بل کہ گاہک کو پھنسانے کے لیے ہوتا ہے۔ اچھے اَخلاق اور مسکرا کر ملنے کا ثواب اسی صورت میں ملے گا جب یہ کام اللہ پاک کی رضا کے لیے کیے جائیں، ان میں اپنا کوئی ذاتی مفاد مثلاً میری چیز فروخت ہو جائے، لوگ مجھے ملنسار یا بااَخلاق کہیں اور میری ذات سے متاثر ہو جائیں وغیرہ وغیرہ کچھ نہ ہو۔''

جس طرح گہرے پانی میں موجود کشتی کا معمولی سوراخوں کی وجہ سے ڈوبنا یقینی ہو جاتا ہے ایسے ہی زندگی کی کشتی بداخلاقی کے سوراخ کے سبب ڈوب جاتی ہے، اپنی کشتی کنارے تک پہنچانے کے لیے ''خوش اخلاقی'' اپنانا سب سے زیادہ کارآمد ثابت ہوتا ہے۔

''اچھے اخلاق'' کردار کو اچھا بنانے کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، کیوں کہ اچھا یا بُرا انسان اپنے اخلاق سے پہچانا جاتا ہے، اگر اخلاق اچھے ہوں تو بندے کی غلطیوں کے درست ہونے کی امید لگی رہتی ہے، اگر اخلاق بُرے ہوں تو بندے کی دیگر خوبیوں کے ختم ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ جس کے اخلاق جتنے زیادہ اچھے ہوں گے اس کا کردار بھی اتنا ہی اچھا ہوگا، اچھے اخلاق والے کی ہر کوئی عزت کرتا ہے اور ہر جگہ اس کی قدر کی جاتی ہے جب کہ بُرے اخلاق والے کی دل سے نہ کوئی عزت کرتا ہے اور نہ ہی کوئی قدر، بل کہ الٹا اس سے جان چھڑانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ دنیا و آخرت میں سب سے بہترین اخلاق والے ہیں، اللہ پاک نے آپ ﷺ کے اخلاق کی تعریف قرآنِ کریم میں بھی فرمائی ہے۔ آخری نبی ﷺ حسنِ اخلاق اور اچھے اعمال کی تکمیل کے لیے دنیا میں تشریف لائے چناں چہ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

''بے شک! اللہ نے مجھے حسنِ اخلاق اور اچھے اعمال کو تمام و کمال تک پہنچانے کے لیے بھیجا ہے۔''

حسنِ اخلاق کے فضائل:

رسولِ اکرم ﷺ نے اچھے اخلاق کے یہ فضائل بیان فرمائے:

(**1**) بے شک! بندہ حسنِ اخلاق کے ذریعے دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام (یعنی عبادت) کرنے والوں کے درجے کو پا لیتا ہے۔''

(**2**) بارگاہِ رسالت ﷺ میں پوچھا گیا کہ مسلمان کو سب سے بہترین چیز کیا دی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حسنِ اخلاق۔

(**3**) میزانِ عمل (یعنی ترازو) میں حسنِ اَخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں۔''

(**4**) رحمتِ عالم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے، مفہوم: ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں منافرت (لوگوں سے نفرت کرنا) منافقت اور بُرے اخلاق سے۔''

(**5**) آپ کے آخری نبی ﷺ سے اکثر لوگوں کے جنّت میں جانے کی وجہ پوچھی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا خوف اور اچھے اخلاق۔ (یعنی اللہ کا خوف اور اچھے اخلاق لوگوں کو سب سے زیادہ جنّت میں داخل کریں گے)

اچھے اخلاق اپنانے کی کوشش کیجیے:

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اچھے اخلاق ہماری دنیا و آخرت کام یاب بنانے کے بہترین ذرائع ہیں، ہمیں چاہیے کہ کسی سے غلطی ہو جائے تو اسے ڈانٹنے، جھاڑنے اور دل دکھانے والی باتیں کر کے تکلیف نہ پہنچائیں بل کہ دل بڑا کر کے غلطی معاف کرنے کی عادت بنائیں، جہاں بولنا ضروری ہو وہاں چپ رہنے کی عادت ختم کیجیے اور جہاں چپ رہنا ضروری ہو وہاں بولنے سے بچیے کیوں کہ کبھی بول دینے سے مسائل ختم ہوتے ہیں اور کبھی چپ اس لیے رہا جاتا ہے تاکہ مسائل پیدا ہی نہ ہوں۔

مسکراہٹ کی کشش مقناطیس سے بھی زیادہ ہے لہٰذا مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجا کر رکھنے کی کوشش کیجیے۔ کسی گرتے کو سہارا دیجیے، اگر آپ میں کوئی صلاحیت ہے تو اس پر تکبر کرنے کے بہ جائے عاجزی اختیار کیجیے۔ چھوٹوں پر شفقت کیجیے، بڑوں کا احترام کیجیے۔ مشکلات، آزمائشوں اور پریشانیوں کی تپش جھلسا رہی ہو تو فوراً صبر کے سائے میں آجایئے یوں بے صبری سے بھی بچ جائیں گے اور راحت و سکون بھی پائیں گے۔

قرآن وحدیث اور بزرگوں کی کتابوں میں حسنِ اخلاق کی حکایات موجود ہیں جن کو پڑھنا بہت ہی بابرکت ہے لیکن نیک لوگوں کو دیکھ کر حسنِ اخلاق سیکھنا زیادہ مفید رہتا ہے۔

ایران کی ناکہ بندی کے دوران اب تک
100ر بحری جہازوں کا رخ موڑا گیا: سینٹ کام

نئی دہلی (ایم این این):ایرانی بندرگاہوں پر امریکی بحری ناکہ بندی کے جاری رہنے کے ساتھ ہی امریکی مرکزی کمان ”سینٹ کام“ نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکی فوج نے محاصرے کے آغاز سے اب تک ۱۰۰ر تجارتی جہازوں کا رخ موڑ دیا ہے۔ سینٹ کام نے ایکس پلیٹ فارم پر ایک پوسٹ میں مزید کہا کہ گزشتہ چھ ہفتوں کے دوران امریکی مسلح افواج کی مختلف شاخوں کے ۱۵ر ہزار سے زائد اہلکاروں، جن میں فوجی، ملاح، میرینز اور فضائیہ کے اہلکار شامل ہیں، نے اس کارروائی میں حصہ لیا۔ اس کے علاوہ چار دیگر بحری جہازوں کو روکا اور انسانی امداد سے لادے ہوئے ۲۶ر بحری جہازوں کو گزرنے کی اجازت بھی دی۔ ۲۰۰ر سے زیادہ طیارے اور جنگی جہاز کی تعیناتی رہی اثناء امریکی مرکزی کمان کے کمانڈر ایڈمرل بریڈ کوپر نے کہا کہ ہماری مسلح افواج کے اہلکار غیر معمولی کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس مشن کو پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ انجام دینے میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے ایرانی بندرگاہوں سے آنے اور جانے والی کسی بھی تجارتی سرگرمی کو روک دیا ہے جس نے ایران پر شدید معاشی دباؤ ڈالا ہے۔ سینٹ کام کے مطابق اس مشن میں ۲۰۰ر سے زیادہ امریکی طیارے اور جنگی بحری جہاز حصہ لے رہے ہیں۔

مارکو روبیو نے ہندوستانیوں کے خلاف تبصرہ پر کہا ’ہر ملک میں احمق لوگ پائے جاتے ہیں‘

نئی دہلی (ایم این این):امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے ہندوستانیوں کے خلاف نسل پرستانہ تبصرہ پر تشویش کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ”ہر ملک میں احمق لوگ“ موجود ہیں، ساتھ ہی امریکہ کو ایک خوش آئند ملک قرار دیا جو تارکین وطن سے مالا مال ہوا ہے۔ دریں اثناء اتوار کو نئی دہلی میں وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے روبیو نے کہا کہ وہ ایسے تبصرہ کو سنجیدگی سے لیں گے، لیکن چند افراد کی ناروا باتوں سے پورے امریکہ کی عکاسی نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا، ”میں یقین رکھتا ہوں کہ کچھ لوگوں نے آن لائن اور دیگر جگہوں پر تبصرے کیے ہیں،“

حج کے دوران طبی نظام متحرک، 3ر ہزار ایمبولینس اور 11ر فضائی طیارے تعینات

نئی دہلی (ایم این این): حج ۱۴۴۷ھ کے دوران صحت کے نظام نے ۳ر ہزار سے زائد مختلف اقسام کی ایمبولینس گاڑیاں اور ۱۱ر فضائی ایمبولینس طیارے تعینات کئے ہیں، جو شدید نوعیت کے مریضوں کے لئے فضائی امدادی نظام کا حصہ ہیں۔ یہ تمام اقدامات جدید ٹیکنالوجی اور اختراعات سے لیس ہیں تاکہ ہنگامی صورتحال میں فوری رد عمل اور بہتر طبی خدمات کو یقینی بنایا جاسکے۔ یہ بات اس وقت سامنے آئی جب وزیر صحت فہد الجلاجل نے فیلڈ دورہ کیا اور حج کیلئے مختص صحت کے نظام کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ دورے کے دوران انہوں نے خدمات کے معیار اور کارکردگی کا مشاہدہ کیا۔ صحت کے نظام کے تحت مختلف اداروں نے اس عملی جائزے اور تیاریوں میں شرکت کی جن میں نیشنل یونائیفائیڈ پروکیورمنٹ کمپنی برائے ادویات، طبی آلات اور سامان (نوپکو) بھی شامل تھی۔ کمپنی نے جدید اختراعات پیش کیں، جن میں طبی سامان کی تیز تر ترسیل کے لیے استعمال ہونے والے ڈرون طیارے بھی شامل ہیں۔ اسی طرح جنرل اتھارٹی برائے خوراک و ادویات نے اپنی جدید نگرانی اور معائنہ کے نظام کی نمائش کی، جو خصوصی ریفریجریٹرز، باڈی کیمروں اور دیگر جدید ٹیکنالوجی پر مشتمل ہیں۔ یہ نظام حج سیزن کے دوران فیلڈ سطح پر نگرانی اور کنٹرول کے عمل کو مزید مؤثر بنانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ ہیلتھ ہولڈنگ کمپنی نے ایمبولینس فلیٹ کے انتظام اور طبی اسکریننگ سے متعلق متعدد جدید تکنیکی نظام پیش کیے۔ اس کے ساتھ الیکٹرک اسکوٹرز اور برقی ایمبولینس بائکس بھی شامل تھیں، جو طبی عملے کی نقل و حرکت کو تیز کرنے اور ہنگامی مریضوں تک فوری رسائی کو یقینی بنانے میں مدد دیتی ہیں۔ اس نمائش میں سعودی ہلال احمر کے آپریشنل منصوبے کو بھی شامل کیا گیا، جس کے تحت مختلف اقسام کی ایمبولینس گاڑیاں استعمال کی جا رہی ہیں۔ ان میں تیز رفتار رسپانس گاڑیاں، الیکٹرک گالف کارٹس، موٹر سائیکلیں، بائیسکلز، اسکوٹرز اور فضائی ایمبولینس سروس شامل ہے، جو شدید نوعیت کے مریضوں کی فوری مدد کے لیے مختص ہیں۔ دوسری جانب سعودی عربیہ نے حج کے دوران لاکھوں حجاج کرام کے تحفظ اور سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے جامع دفاعی اور سیکورٹی انتظامات مکمل کرلیے ہیں۔

کوئٹہ میں ٹرین پر خودکش حملہ، 30ر افراد کی موت

نئی دہلی (ایم این این):بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ میں چمن پھاٹک کے قریب ایک مشتبہ خودکش حملہ ہوا ہے جس کے نتیجے میں کم سے کم ۳۰ر افراد کی موت اور ۵۰ر زخمی ہوگئے جبکہ ٹرین کی بوگیاں الٹ گئیں ۔ پولیس حکام اور ریسکیو ذرائع کے حوالے سے سامنے آنے والی میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب ریلوے ٹریک کے قریب موجود ایک ٹرین کو نشانہ بنایا گیا جس کے باعث ٹرین پٹری سے نیچے اتر گئی۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ اس کی آواز دور دور تک سنی گئی اور ٹریک کے ارد گرد کھڑی کئی گاڑیوں کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ حملہ اس وقت ہوا جب ٹرین فوجی اہلکاروں اور ان کے اہل خانہ کو لے کر شہر سے گزر رہی تھی۔ واقعے کے فوراً بعد سیکورٹی فورسز کی بھاری نفری اور امدادی ٹیموں کی ایمبولینس جائے وقوعہ کی طرف روانہ کر دی گئیں۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ابتدائی تحقیقات اور پولیس کے بیانات کے مطابق یہ ایک خودکش حملہ تھا۔ پولیس حکام نے ابتدائی معلومات کا حوالہ دیتے ہوئے کہاہے کہ چمن پھاٹک کے قریب ٹرین کو ریلوے ٹریک کے پاس نشانہ بنایا گیا ہے۔ دھماکے کے فوراً بعد پورے علاقے میں شدید فائرنگ کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا جس کی وجہ سے امدادی کاموں میں مصروف ٹیموں اور مقامی لوگوں میں سخت خوف و ہراس پھیل گیا تاہم سیکورٹی فورسز نے پوزیشنیں سنبھال کر علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ امدادی سرگرمیوں میں مصروف ریسکیو ذرائع نے ہلاکتوں کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اس افسوس ناک حادثے میں اب تک ۳۰ر افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں جبکہ ۵۰ر افراد شدید طور پر زخمی ہیں۔ ریسکیو حکام کے مطابق اب تک ۸ر لاشوں کو سول اسپتال کوئٹہ منتقل کیا جاچکا ہے اور باقی جاں بحق ہونے والوں اور تمام زخمیوں کو بھی فوری طور پر قریبی اسپتالوں میں پہنچا دیا گیا ہے۔ اسپتال ذرائع کا کہنا ہے کہ زخمیوں میں سے بعض کی حالت انتہائی نازک ہے جس کی وجہ سے ہلاکتوں میں مزید اضافے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ واقعے کے حوالے سے وفاقی وزیر ریلوے محمد حنیف عباسی نے ایک بیان میں حملے کی مذمت کی اور کہا کہ ایسے حملے قومی عزم کو کمزور نہیں کرسکتے۔ محمد حنیف عباسی نے کہاہے کہ کوئٹہ کینٹ سے آنے والی شٹل ٹرین چمن پھاٹک کے قریب دھماکے کی زد میں آئی جس کے نتیجے میں انجن سمیت تین کوچز پٹری سے اتر گئے جبکہ دو کوچز الٹ گئے۔ ان کا کہنا ہے کہ سیکورٹی فورسز نے فوری طور پر علاقے کو گھیرے میں لے کر راحتی آپریشن شروع کر دیا ہے ۔ کوئٹہ کے سرکاری اسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی ہے اور صورت حال سے نمٹنے کیلئے ڈاکٹروں اور طبی عملے کو طلب کرلیا گیا

”ایبولا“ سے متاثرہ افریقی ممالک کے سفر سے گریز کریں:
ہندوستان کی شہریوں کو ہدایت

نئی دہلی (ایم این این):ہندوستان کی وزارت صحت و خاندانی بہبود نے اتوار ۲۴ر مئی کو کہا کہ ڈبلیو ایچ او کی جانب سے اس وبا کو ،”بین الاقوامی تشویش کی صحت عامہ کی ہنگامی صورت حال“ قرار دینے کے بعد، ہدایت دی ہے کہ شہری ایبولا سے متاثرہ ممالک کا غیر ضروری سفر نہ کریں۔ وزارت کے مطابق، ڈبلیو ایچ او کی بین الاقوامی صحت کے ضوابط کی ایمرجنسی کمیٹی نے ۲۲ر مئی کو عارضی سفارشات جاری کی ہیں جن میں آمد کے مقامات پر بیماری کی نگرانی سخت کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ ان اقدامات میں ان مسافروں کی نشاندہی، تشخیص اور اندراج شامل ہے جو ایبولا سے متاثرہ علاقوں سے آئے ہیں اور انہیں بخار ہو۔ ساتھ ہی ایبولا سے متاثرہ علاقوں کے سفر سے گریز کرنے کی بھی ہدایت دی ہے۔ واضح رہے کہ ۲۱ر مئی تک ڈبلیو ایچ او نے جمہوری جمہوریہ کانگو میں ایبولا کے ۷۳۶ر مشتبہ معاملات اور ۱۷۶ر اموات (مشتبہ معاملات میں) درج کی ہیں۔ جبکہ دونوں ممالک (کانگو اور یوگنڈا) میں ۸۵ر تصدیق شدہ معاملات اور ۱۰ر تصدیق شدہ اموات ہوئی ہیں۔ مزید برآں وزارت نے کہا کہ کانگو اور یوگنڈا سے ملحقہ ممالک (جنوبی سوڈان سمیت) زیادہ خطرے میں ہیں۔ بعد ازاں وزارت نے واضح کیا کہ بنڈیبو گیو قسم کے ایبولا وائرس سے پیدا ہونے والی اس بیماری کے لیے فی الحال کوئی منظور شدہ ویکسین یا خاص علاج موجود نہیں ہے۔ تاہم ہندوستان میں اب تک اس قسم کے ایبولا کا کوئی معاملا درج نہیں ہوا۔ وزارت نے تمام ہندوستانی شہریوں کو ہدایت کی۔

یوکرین: زیلینسکی کا یورپی یونین کی مکمل رکنیت کا مطالبہ، علامتی نشست کو مسترد کیا

نئی دہلی (ایم این این):یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلینسکی نے یورپی یونین کی مکمل رکنیت کا مطالبہ کرتے ہوئے علامتی نشست کو مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے جرمنی کی طرف سے ایسوسی ایٹ رکنیت کی تجویز کو ”غیر منصفانہ“ قرار دیا، کیونکہ اس سے یوکرین ووٹنگ کے حقوق سے محروم رہ جائے گا۔ واضح رہے کہ جرمن چانسلر فرڈرک مرز نے حال ہی میں ایک عبوری ”ایسوسی ایٹ ممبر“ کا درجہ تجویز کیا تھا، جس کے تحت یوکرین کو یورپی یونین کے اجلاسوں میں ووٹ کا حق نہ ہوتا، بتدریج بجٹ تک رسائی ملتی، اور یورپی یونین کی باہمی دفاعی شق کے تحت سیکورٹی گارنٹیاں دی جاتیں۔

فلسطین کے خلاف جنگ میں 15ر ممالک نے اسرائیل کو ہتھیار دیئے

نئی دہلی (ایم این این):بین الاقوامی نشریاتی ادارے الجزیرہ کی ایک تفصیلی تحقیقاتی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء سے غزہ میں جاری جنگ کے دوران صرف امریکہ ہی نہیں بلکہ دنیا کے ۱۵ر ممالک اسرائیل کو اسلحہ، فوجی ساز و سامان، خام مال اور اسپیئر پارٹس فراہم کرتے رہے۔ رپورٹ کے مطابق غزہ میں فلسطینیوں کے خلاف جاری اسرائیلی کارروائیوں پر دنیا بھر میں احتجاج اور مذمت کے باوجود متعدد ممالک نے پس پردہ اسرائیل کے ساتھ اپنے دفاعی اور تجارتی روابط برقرار رکھے۔ الجزیرہ کی تحقیق میں سیٹلائٹ تصاویر، شپنگ ڈیٹا اور برآمدات کے سرکاری ریکارڈز کی مدد سے ان ممالک کی نشاندہی کی گئی جنہوں نے عالمی دباؤ اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزامات کے باوجود اسرائیل کی سپلائی چین کو فعال رکھا۔ رپورٹ کے مطابق امریکہ اسرائیل کو سب سے زیادہ مدد فراہم کرنے والا ملک رہا اور مجموعی سپلائی میں اس کا حصہ ۴۳ر فیصد ریکارڈ کیا گیا، جبکہ ہندوستان ۲۶ر فیصد کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہا۔ ہندوستان کی جانب سے بارود، ڈرونز اور فوجی پرزہ جات کی فراہمی کا بھی انکشاف کیا گیا ہے۔ دیگر بڑے سپلائرز میں رومانیا ۸ر فیصد، تائیوان ۴ر فیصد اور جمہوریہ چیک ۳ر فیصد کے ساتھ شامل رہے۔ تحقیقات کے مطابق یورپی یونین کے ممالک اسرائیل کی مجموعی درآمدات کے ۱۹ر فیصد کے ذمہ دار رہے،

ایران اور امریکہ معاہدے کے لیے فریم ورک پر متفق ہوگئے ہیں: ایرانی وزارت خارجہ

نئی دہلی (ایم این این):ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا ہے کہ ایران اور امریکہ معاہدے کے لیے فریم ورک پر متفق ہو گئے ہیں۔ ترجمان ایرانی وزارت خارجہ اسماعیل بقائی نے تہران میں پریس بریفنگ دیتے ہوئے کہاہے کہ ایران اور امریکہ معاہدے کے لئے فریم ورک پر متفق ہو گئے ہیں اور بیشتر نکات پر اتفاق ہو گیا ہے، تاہم معاہدے پر دستخط ابھی قریب نہیں۔ ترجمان ایرانی وزارت خارجہ نے کہا کہ مذاکرات کا مرکزی مقصد امریکہ اور ایران جنگ کا خاتمہ ہے، معاہدے سے متعلق جوہری پروگرام کی تفصیلات زیر بحث نہیں۔ دباؤ، دھمکیاں اور پروپیگنڈا سیاست کا حصہ ہیں، لیکن ایران صرف زمینی حقائق دیکھتا ہے، مخالف بیانیے اہم نہیں۔ اسماعیل بقائی کا مزید کہنا تھا کہ قومی مفادات کے تحفظ کیلیے بہترین حکمت عملی پر کام جاری ہے۔ ضرورت پڑنے پر مناسب انداز میں جواب دیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ دشمن کا پہلے بھی جواب دیا ہے اور اب بھی جہاں ضروری ہو گا وہاں جواب دیں گے۔ تاہم دشمن کے طریقے نقل نہیں کریں گے، کیونکہ ایران ایک مہذب، طاقتور اور باوقار قوم ہے۔ ترجمان ایرانی وزارت خارجہ نے مزید کہا کہ مغربی میڈیا میں معاہدے کے حتمی نکات کے بارے میں آگاہ کیا جارہا ہے۔ ایران کے منجمد اثاثوں سے متعلق ابھی بات چیت جاری ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ امریکہ کے ساتھ ممکنہ معاہدے میں آبنائے ہرمز کا انتظام شامل نہیں ہے۔ اس کا انتظام ساحلی ممالک کا حق ہے۔ تاہم آبنائے ہرمز سے متعلق عالمی تشویش نظر انداز نہیں کرسکتے۔ اس سے متعلق اپنے قومی مفادات اور سلامتی کے مطابق فیصلے کریں گے اور آبنائے ہرمز سے گزرنے والوں سے ٹیکس لینے کا کوئی ارادہ نہیں، انھیں تحفظ فراہم کریں گے۔ ترجمان ایرانی وزارت خارجہ نے کہا کہ امریکہ اور ایران کے درمیان واحد ثالث پاکستان ہے۔

اسرائیل میں مسلسل دوسرے سال منفی نقل مکانی درج، 29000ر اسرائیلیوں نے ملک چھوڑا

نئی دہلی (ایم این این):اسرائیلی حکومت کے مطابق، جنگ کے اثرات کے سبب ملک کی آبادی میں محض ایک اعشاریہ ایک فیصد اضافہ ہوا، جو غیر معمولی طور پر کم شرح ہے، اور ملک میں ۲۰ر ہزار افراد کی خالص منفی نقل مکانی دیکھی گئی۔ مرکزی ادارہ شماریات کی سالانہ رپورٹ کے مطابق، غزہ میں حماس کے خلاف جنگ کے دوران ۲۰۲۵ء میں ۲۹ر ہزار سے زیادہ اسرائیلیوں نے ملک چھوڑ دیا، جس کی وجہ سے اسرائیل میں مسلسل دوسرے سال منفی نقل مکانی کا ریکارڈ بنا۔ تاہم کل آبادی ایک اعشاریہ ایک فیصد بڑھ کر ایک کروڑ ایک لاکھ ۷۸ر ہزار ہو گئی۔ بعد ازاں یہ شرح گزشتہ سال جیسی ہی رہی، جو اسرائیل کی تاریخ کی سست ترین شرح نمو میں سے ایک ہے۔ دریں اثناء تاؤب سینٹر برائے معاشرتی پالیسی مطالعات کے مطابق یہ شرح صفر اعشاریہ ۹ر فیصد رہنے کا امکان ہے، جو تاریخ میں پہلی بار ایک فیصد سے نیچے گرے گی۔ واضح رہے کہ ۲۰۲۵ء میں تقریباً ۲۴۶۰۰ر نئے تارکین وطن اسرائیل آئے، جو ۲۰۲۴ء کے مقابلے میں ۸ر ہزار کم ہیں۔ دراصل یہ کمی روس سے آنے والے تارکین وطن میں تیزی سے ہونے والی کمی کی وجہ سے ہوئی، جبکہ ۲۰۲۲ء میں روس-یوکرین جنگ کے بعد ان کی تعداد بڑھ گئی تھی۔ اس کے علاوہ، تقریباً ۱۹ر ہزار اسرائیلی بیرون ملک طویل قیام کے بعد واپس آئے، اور ۵۵۰۰ر افراد خاندانی اتحاد کے لیے آئے۔ اس طرح خالص نقل مکانی کا نقصان تقریباً ۲۰ر ہزار افراد رہا۔ واضح رہے کہ یہ مسلسل دوسرا سال ہے جب اسرائیل جانے والوں کی تعداد سے زیادہ اسرائیل چھوڑنے والوں کی تعداد ہے۔ ذہن نشین رہے۔

سعودی عرب: خطے میں جنگی اثرات کے باوجود 2026ء سے زیادہ عازمین حج کی آمد

نئی دہلی (ایم این این):فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے دیگر ممالک سے پہنچنے والے عازمین حج کی تعداد ۱۵ر لاکھ سے زائد ہو چکی ہے۔ سعودی عرب سے تعلق رکھنے والے عازمین حج کی حکام کے مطابق حج کی ادائیگی کیلئے امسال آنے والے عازمین کی یہ تعداد اس کے باوجود پچھلے سال کے مقابلے میں زیادہ ہے کہ خطے میں جنگ کے اثرات موجود ہیں۔ خطے امریکہ و اسرائیل کی جانب سے شروع کی گئی جنگ کے نتیجے میں سامنے آئی ہے۔ امریکی حملے کے بعد ایران نے سعودی عرب سمیت خلیجی ممالک کو بطور خاص اپنے میزائل

اتر ریلوے

ای-ٹنڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر / ایس۔ / اتر ریلوے / جموں توی کے ذریعے صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ای ٹنڈرز (www.ireps.gov.in) طلب کی جاتی ہے۔ ٹنڈر دہندہ اپنی اصل / ترمیمی ٹنڈر بند ہونے کی تاریخ و وقت تک جمع کر سکتے ہیں۔

ٹنڈر نمبر	کاموں کی تفصیل	تخمینہ لاگت (روپے)	بیعانہ رقم (روپے)	کام کی میعاد	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ و وقت	ویب سائٹ
251-J-الیکٹرک-T-07-2026-27	بیجناتھ پپرولا میں نئے ماڈل رننگ روم اور کرو لابی کی تعمیر کے ساتھ-ساتھ ایس وی ڈی کے (کٹرا) میں لوکو پائلٹ اور ٹرین مینیجر کے لئے نئی کرو لابی کی تعمیر سے متعلق الیکٹرک کام۔	Rs. 32,69,195.88	65400.00	06 ماہ	15.06.2026 15:00 بجے کے بعد	www.ireps.gov.in

نمبر۔-251-J-الیکٹرک-/الیکٹرک-ٹنڈر نوٹس نمبر۔/07/2026-27 مورخہ:-22.05.2026 1756/2026

صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

شیخ کمال الدین خان داوٗدزئی

مغل اقتدار کے خلاف پختونوں کو متحد کر کے میدان میں اترنے والے بہادر راہ نما کی کہانی

تحریر۔۔۔
روخان یوسف زئی

نیشنل ازم (قوم پرستی) کی تشکیل کے بارے میں مفکرین اور دانش وروں کے مختلف نظریات ہیں، لیکن ان سب میں انھوں نے ان عناصر کی نشان دھی کی ھے کہ جو گروپوں، جماعتوں اور برادریوں کو آپس میں ملاتے ھیں اور ایک قوم کی صورت میں متحد کرکے ان میں نیشنل ازم کا جذبہ پیدا کرتے ھیں، جب کہ بعض مفکرین اسے زبان، تاریخ اور کلچر کا سبب قرار دیتے ھیں۔ اور بعض اسے صنعتی عمل اور سرمایہ داری کے عروج کے ساتھ منسلک کرکے ایک جدید نظریہ سمجھتے ھیں، جس وجہ سے نیشنل ازم اھمیت کا حامل ھوتا ھے۔

اس کے تین عناصر ہیں، خودمختاری، اتحاد اور شناخت، یہ تین اہم کردار اسے آگے کی جانب بڑھاتے ہیں یہ معاشرہ کو ذہنی طور پر آمادہ کرتے ہیں کہ وہ ایک آزاد ملک و معاشرے کے لیے جدوجہد کریں اور اگر ضرورت پڑے تو اس کے لیے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

بہرحال جن لوگوں نے پختونوں کی تاریخ، ان کی زبان و ادب کا مطالعہ کیا ہو شاید وہ اس بات سے اتفاق کریں گے کہ قوم پرستی کا تصور اور جذبہ اس قوم کے عوامی ادب (فوک لور) میں بدرجہ اتم موجود ہے۔

اس کے علاوہ پشتو زبان کے کلاسیکی ادب میں بھی قوم پرستی اور وطن دوستی کے واضح اشارے موجود ہیں اور اس ضمن میں بہت سی مثالیں اور اشعار کا نمونہ پیش کیا جا سکتا ہے لیکن طوالت کے ڈر سے ان مثالوں اور نمونوں سے صرف نظر کرتے ہوئے یہاں صرف ایک تاریخی واقعے اور ایک تاریخی کردار کی جانب آپ کی توجہ مبذول کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔

تا کہ اس حقیقت سے پردہ اٹھ سکے کہ تاریخ میں پہلی پختون ریاست کے قیام کے لیے کس نے تحریک چلائی؟ اگرچہ اس سلسلے میں سب سے پہلے پشتو زبان کے معروف ادیب اور محقق مرحوم دوست محمد خان کامل مومند نے قلم اٹھا کر پشتو زبان میں ایک پوری کتاب "1630ء" کے نام سے لکھ کر شائع کی ہے اور اس بات کا سارا کریڈٹ بھی مرحوم دوست محمد خان کامل کو جاتا ہے کہ انہوں نے پہلی بار پختونوں کی نئی نسل کو اپنے اس عظیم قوم پرست ہیرو شیخ کمال الدین خان داوٗدزئی سے روشناس کروایا اور کئی معتبر تاریخی شواہد کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ پختونوں کی تاریخ میں پہلی بار جو وطن پرستی کی تحریک اٹھی تھی اس کے روح رواں اور محرک شیخ کمال الدین خان داوٗدزئی تھے اور جیسا کہ علت و معلول کا فلسفہ ہے کہ ہر واقعے کا رونما ہونا کسی نہ کسی علت اور سبب کا نتیجہ ہوتا ہے۔

اس طرح کمال الدین خان کی بغاوت اور تحریک کے پیچھے بھی کئی عوامل کارفرما تھے، جس کی وجہ سے مجبوراً کمال الدین خان داوٗدزئی نے مغل حکم راں شاہ جہاں کے خلاف علم بغاوت کر کے اٹک سے لے کر کابل تک پختونوں کے تمام قبیلوں کو اکٹھا کر کے پشاور شہر کا محاصرہ کیا اور اپنے لوگوں میں اس بات کا جذبہ اور شعور بیدار کیا کہ بحیثیت ایک بڑی تاریخی قوم کے ان کی اپنی ایک الگ قومی ریاست ہونی چاہیے، جہاں پختون اپنی زندگی آزادی کے ساتھ اور اپنے رسم و رواج کے مطابق گزار سکیں۔

شاہ جہاں کے خلاف اٹھنے والی اس چنگاری نے اس وقت شعلوں کی شکل اختیار کر لی جب 1039ء میں خان جہاں لودھی بادشاہ کے مخالف ہو گئے چوں کہ دریا خان جو کہ خان جہاں لودھی کا قریبی دوست اور کمال الدین خان کا بہنوئی تھا لیکن پھر بھی دریا خان نے خان جہاں لودھی کا ساتھ نہیں دیا، جس کی وجہ سے ایک روز برہان پور میں بادشاہ نے بر سبیل تذکرہ خان جہاں لودھی کی بغاوت کے حوالے سے برسر دربار دریا خان کو مخاطب کر کے فارسی میں کہا، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "دریا خان! تم نے تو سنا ہے کہ افغانستان میں غیرت قبرستان سے داخل ہوتی ہے۔ اس لیے تم بہ نام و نشاں افغان ہو لیکن اس مصیبت کے وقت اپنے یار (خان جہاں لودھی) کے ساتھ کیوں شریک نہیں ہوئے۔" دریا خان کو یہ بات بہت ناگوار گزری ان کی غیرت افغانی جوش میں آئی اس روز اعزاز و منصب کو خیرباد کہہ کر برہان پور سے چل دیے اور خان جہاں لودھی کے پاس پہنچ کر اس کے مددگار ہو گئے۔ بعد میں دیوان صدر خان افغان سید خیل داوٗدزئی نے بھی دریا خان کا ساتھ دیا۔

خان جہاں لودھی نے بمقام بیر گاؤں اور دریا خان نے قصبہ بوسہ علاقہ نظام الملک میں جا کر قیام کیا لیکن ان ایام میں دریا خان اور خان جہاں لودھی کے اشتعال انگیز خطوط بھیجنے سے دریا خان کے سالے شیخ کمال الدین خان جو اس وقت علاقہ پشاور کے گاؤں گیدڑ میں تھے مخالف و بغاوت پر کمربستہ ہو کر مغل حکم رانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔

کمال الدین خان نے اپنی جوشیلی تقریروں سے پختونوں کے تمام قبائل کو دریائے اٹک تا کابل اپنے ساتھ متفق و متحد کر کے پشاور شہر کا محاصرہ کیا، جس کی خبر پا کر سعید خان ظفر جنگ منصب دار شاہی جو اس وقت تھانہ کوہاٹ میں تعینات تھے پشاور پہنچے اور ایک زبردست جنگ ہوئی، جس میں کچھ اندرونی سیاسی وجوہات اور مصلحتوں کی وجہ سے کمال الدین خان کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

یہ 21 جولائی منگل کا دن اور 1630ء یعنی 1040ء ہجری کا زمانہ تھا۔ اٹک سے لے کر کابل تک اچانک ایک ایسی قومی تحریک اٹھی جس نے شاہ جہاں بادشاہ کے رعب، دبدبے اور حاکمیت پر کپکپی طاری کر دی پختونوں کے تمام قبائل نے کمال الدین خان داوٗدزئی کی قیادت میں پورے پشاور شہر کو اپنے گھیرے میں لے لیا اور اپنے خطے کو مغل حکم راں کے چنگل سے آزاد کرانے کا پختہ عزم کر رکھا تھا۔

کمال الدین خان نے شیخ عبدالقادر احداد خان ارمڑ کو بھی اعتماد میں لے کر اس بغاوت میں شریک ھونے کی دعوت دی تھی جو کہ معہ کریم داد پسر جلالہ و محمد زمان پیر بردار خان اور سکنہ کوہ تیراہ بنگش خٹک اور دیگر قبائل شیخ عبدالقادر گزرگاہ ایلم گودر پر پشاور سے سات کوس کے فاصلے پر کمال الدین خان سے آکر مل گیا۔ شیخ عبدالقادر کے پھنچنے سے قبل کمال الدین خان نے بھی اپنی تیاری مکمل کرلی تھی اور قبیلہ محمد زئی، گگیانی، مومند، داؤد زئی، یوسف زئی وغیرہ کو جمع کر رکھا تھا۔

سعید خان ظفر جنگ نے اول شہر کے باہر ان سے مقابلہ کرنے کا قصد کیا مگر بعد میں مخالفین کی کثرت پر خیال کر کے یہ ارادہ ترک کر دیا اور شہر کے حصار خام کی مرمت اور مورچہ بندی کر کے مدافعت کی تیاری کی۔ مخالفین نے چاروں طرف سے شہر کا محاصرہ کر لیا اور محلہ ہائے بیرون حصار میں تمام قبائل متفرق طور پر متعین ہو گئے اور طرفین ایک دوسرے کے مقابلے کے لیے آمنے سامنے آ گئے۔ تلواریں چلتی رہیں، نیزے چلتے رہے، پختونوں کے تمام قبائل بڑی جواں مردی سے لڑ رہے تھے اور عین ممکن تھا کہ مغل فوج بھاگنے کے لیے کوئی راستہ تلاش کرتی کہ کریم داد اور شیخ عبدالقادر نے میدان جنگ سے فرار اختیار کر لی اور اپنے تمام ساتھیوں کو میدان سے پسپائی اختیار کرنے کا اشارہ کر دیا۔

کمال الدین خان کو جب اس بات کا علم ہوا تو فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر عبدالقادر کے پاس پہنچے اور انہیں سمجھایا کہ میں آپ کو اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد ہم سرخ رو ہو کر اقتدار کے مالک ہوں گے اور پشاور پر ہمارا قبضہ ہو گا، لیکن خدارا آپ اپنے ساتھیوں کو جنگ سے باز رکھنے کی تلقین مت کریں، لیکن عبدالقادر نے جواب دیا کہ میں کیا کروں ماموں کریم داد کا یہی حکم ہے۔ کمال الدین خان پھر کریم داد کے پاس بھی گئے اور اس کے سامنے اپنی جھولی پھیلائی کہ آپ لوگ میدان مت چھوڑیے، کچھ دیر کے لیے رک جائیں کیوں کہ یہ ہماری عزت اور پوری قوم کے مستقبل کا سوال ہے۔ پختون ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مغل حکم رانوں کی غلامی سے آزادی حاصل کر کے اپنی قومی ریاست کے مالک بن جائیں گے، لیکن کریم داد اور عبدالقادر دونوں نے کمال الدین خان کی بات نہیں مانی اور میدان جنگ سے واپس ہو گئے، جب کہ عمر خان مہمند زئی آخری وقت تک بڑی بہادری سے لڑتے رہے۔ بہرحال عبدالقادر اور کریم داد کی پسپائی نے کمال الدین خان کی جیتی ہوئی بازی کو ہار میں بدل دیا اور اس طرح پختونوں کی یہ پہلی قومی بغاوت اور تحریک اپنے ہی لوگوں کی وجہ سے ناکامی سے دوچار ہوئی۔

ملا محمد صالح لاہوری اپنی تاریخ عمل صالح میں لکھتے ہیں کہ کمال الدین خان اٹک سے لے کر کابل تک پختونوں کی ایک الگ ریاست بنانا چاہتے تھے اور پختونوں کے تمام قبیلوں کو اعتماد میں لیا تھا اور اسے اس بات پر بھی آمادہ کیا تھا کہ ہم کب تک مغل حکم رانوں کے زیر سایہ رہیں گے۔

جہانگیر اپنی تزک جہانگیری میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے شیر خان افغان کے بیٹے کمال الدین کو ہفتدی (700) اور (500) سوار منصب عطا کیا تھا۔

شیر خان افغان سے مراد شیخ رکن الدین روہیلہ ہے۔ تاریخ بادشاہ نامہ جلد اول میں فہرست منصب داروں میں بھی کمال الدین ولد شیر خان روہیلہ کا منصب ہشصدی (800) اور قاصد (500) سوار لکھا گیا ہے۔ کمال الدین خان کے والد شیر خان کو جہانگیر نے پشاور کی جاگیر احمد بیگ کابلی سے لیا تھا اور ساتھ ہی درہ؟ خیبر کی حفاظت و ذمے داری بھی سونپی تھی۔

اسی طرح کمال الدین خان داوٗدزئی سکنہ گیدڑ بھی بادشاہ کا منظور نظر تھا، لیکن خان جہاں لودھی اور دریا خان کی بادشاہ سے مخالفت پیدا ہونے سے بہت پہلے جب کمال الدین خان نے مغل حکم رانوں کا پختونوں کے ساتھ ناروا سلوک اور رویہ دیکھا تو ان کی غیرت جاگ اٹھی اور اسی دن سے وہ اس موقع کی تلاش میں تھے کہ کس طرح پختونوں کے تمام قبائل کو متحد کر کے مغل حکم رانوں سے اپنی سرزمین خالی کرائیں اور اپنی قوم کے لیے ایک الگ قومی ریاست قائم کریں۔

اس لیے انہوں نے بادشاہ کا عطا کردہ اعلیٰ منصب چھوڑ کر پورے صوبے اور کابل کے نواح کا دورہ کیا اور لوگوں کو اس بات پر آمادہ کیا۔ بہرحال کمال الدین خان اس وقت اپنے مقصد میں تو کام یاب نہیں ہوئے لیکن اس بات کا سارا کریڈٹ بھی انہیں جاتا ہے کہ انہوں نے پہلی بار پختونوں میں قومی شعور اجاگر کیا اور انہیں اپنے لیے ایک الگ ریاست قائم کرنے کا نظریہ اور تصور دیا، جسے بعد میں میرویس خان ہوتکی اور احمد شاہ ابدالی نے عملی شکل دے کر افغانستان کے نام سے ایک الگ ریاست قائم کر دی، لیکن افسوس کہ ہماری نئی نسل آج بھی اپنے اسلاف کے کارناموں اور ان کی جدوجہد سے بالکل نابلد ہے۔

اس وجہ سے شیخ کمال الدین خان داوٗدزئی کے نام اور ان کی پہلی قومی تحریک سے بھی پختونوں کی اکثریت بے خبر ہے، کیوں کہ ہماری تاریخ آج بھی صرف درباروں، بادشاہوں، راجاؤں اور نوابوں کے گرد گھومتی ہے اور ان واقعات اور کرداروں سے جان بوجھ کر پہلوتہی کرتی رہی ہے، جن کے ذکر سے لوگوں میں ایک مثبت قومی اور طبقاتی شعور کا پیدا ہونا ایک فطری اور تاریخی امر ہے۔

1630ء کی اس قومی تحریک کے روح رواں کمال الدین خان کے بارے میں آج تک تاریخی کتب میں جو کچھ بھی لکھا گیا ہے اس میں شیخ کمال الدین داوٗدزئی ان کو ایک ایسی شکل میں پیش کیا گیا ہے کہ انہوں نے بادشاہ سے بے وفائی کر کے ان کے خلاف انتشار اور فتنہ برپا کرنے کی کوشش کی تھی، اور ظاہر ہے کہ کمال الدین خان اس وقت اپنی قوم کے لیے جو کچھ کرنا چاہتے تھے اور اس مقصد کے حصول کے لیے انہوں نے جو منصوبہ بندی کی تھی اسے مغلی دربار سے وابستہ مورخین یا اس کے بعد دیگر درباری قسم کے تاریخ لکھنے والے انتشار اور فتنہ کا نام نہیں دیں گے تو اور کیا نام دیں گے؟

ایک محکوم قوم یا ایک محکوم طبقے کی اس طرح کی تحریک حاکم قوم اور طبقات کے لیے انتشار اور فتنہ ضرور ھوتا ھے لیکن محکوم قوم کے لیے وہ ایک قومی اور آزادی کی تحریک اور انقلاب کی بنیاد بنتا ھے۔ پھر انقلاب اور بغاوت میں بھی بھت بڑا فرق ھوتا ھے۔ کمال الدین خان نے 17 ویں صدی یعنی فرانسیسی انقلاب سے بھت پھلے اپنی قوم میں قوم پرستی کی داغ بیل ڈال کر قوم پرستی اور وطن پرستی کی تاریخ میں اپنا نام امر کر دیا۔

وطن سرینگر

تعلیم نسواں پر زور دینے کی ضرورت

دولت علم سے بہرہ مند ہونا ہر مرد و زن کے لئے لازمی امر ہے۔ ترقی صرف اس قوم کی میراث ہے جس کے افراد زور علم سے آراستہ و پیراستہ ہو۔ علم کے بغیر انسان خدا کو بھی پہنچاننے سے قاصر ہے۔ کسی بھی عمل کے لئے علم ضروری ہے کیوں کہ جب علم نہ ہوگا تو اس پر عمل کیسے ہو سکے گا۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے بھی حصول علم لازمی ہے۔ اسلام نے مرد و عورت دونوں کے حصول علم کی تاکید کی ہے خواہ اس کے لئے دور دراز کا سفر ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ علم ایک ایسا بہتا دریا ہے جس سے جو جتنا چاہے سیراب ہو سکتا ہے لیکن شرط محنت اور لگن ہے۔ زندگی کے اقدار میں نکھار اور وقار علم سے ہی آ سکتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں عورت و مرد دونوں کی اہمیت یکساں ہے۔ ترقی کی راہوں پر آگے بڑھنے کے لئے عورتوں کے لئے بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ مردوں کے لئے گویا عورت اور مرد ایک گاڑی کے دو پہیے ہیں جن میں سے ایک کی بھی علم سے لاتعلقی کائنات کے نظام کو درہم برہم کر سکتی ہے۔ خواتین کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ بچوں کی پرورش' ان کی نگہداشت اور صحیح تربیت ہوتی ہے۔ بچے کی ابتدائی درسگاہ دراصل ماں کی گود ہوتی ہے۔ اگر ماں تعلیم یافتہ اور سلیقہ شعار ہو تو اولاد بھی صاحب علم اور مہذب ہوگی۔ بچے اپنی ماں سے طور طریقے اور آداب و اطوار حاصل کرتے ہیں۔ ایک ماں ہی اپنی اولاد کے خیالات اور کردار کو سنوارنے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ جب ماں کی بنیادیں مستحکم ہوں گی تو بچے بھی معاشرے کے اہم فرد کی حیثیت سے ابھر سکتے ہیں

یہ بھی حقیقت ہے کہ کسی بھی قوم کو مجموعی طور پر دین سے روشناس کرانے' تہذیب و ثقافت سے بہرہ ور کرنے میں اس قوم کی خواتین کا اہم بلکہ مرکزی اور اساسی کردار ہوتا ہے اور قوم کے نونہالوں کی صحیح اٹھان اور نشوونما میں ان کی ماؤں کا اہم کردار ہوتا ہے۔ اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ ماں کی گود بچے کا اولین مدرسہ ہے۔ اس لئے شروع ہی سے اسلام نے جس طرح مردوں کے لئے تعلیم کی تمام تر راہیں ہموار کی ہے ان کو وہ ہر قسم کے مفید علم کے حصول کی نہ صرف آزادی دی ہے بلکہ اس پر ان کی حوصلہ افزائی بھی کی ہے۔ جس کے نتیجے میں ابتداء سے لے کر آج تک ایک سے بڑھ کر ایک ماہر علم و فن اور تاجور فکر و تحقیق پیدا ہوتے رہے اور زمانہ ان کے علوم سے بے مستفیض ہوتا رہا بالکل اسی طرح اس دین نے خواتین کو بھی تمدنی' معاشرتی کی حقوق بہ تمام و کمال عطا کرنے کے ساتھ ساتھ تعلیمی حقوق بھی اس کی صنف کا لحاظ کرتے ہوئے مکمل طور پر دیے ہیں۔ چنانچہ ہر دور میں مردوں کے شانہ بشانہ اسلام میں ایسی باکمال خواتین بھی جنم لیتی رہی جنہوں نے اطاعت گزار بیٹی' وفا شعار بیوی اور سراپا شفقت بہن کا کردار نبھانے کے ساتھ ساتھ دنیا میں اپنے علم و فضل کا ڈنکا بجایا اور ان کے دم سے تحقیق و تدقیق کے لاتعداد خرمن آباد ہوئے۔ 'عورت اور مرد وہ اہم ستون ہیں جن پر یہ معاشرہ قائم ہے۔ دونوں معاشرے کا لازم و ملزوم حصہ ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے بغیر یہ معاشرہ قائم نہیں رہ سکتا اور نہ پھل پھول سکتا ہے۔ اس معاشرے کی فلاح و بہبود کیلئے دونوں کا کردار اہم ہے۔ جس طرح کسی معاشرے کے افراد کی ترقی کیلئے تعلیم لازمی ہے اسی طرح یہ تعلیم مرد و عورت دونوں کے لئے لازم ہے۔ تعلیم جس طرح مرد کے ذہن کے دریچوں کو کھولتی ہے اسی طرح عورت کے لئے بھی ضروری ہے تا کہ وہ بھی شعور کی منزلوں کو طے کر سکے۔ اسلام نے عورت کو معاشرے میں عزت کا مقام دیا ہے اور عورتوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کے حصول پر زور دیتا ہے جیسا کہ علم حاصل کرنا ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔

اس حق کے باوجود بہت سی جگہوں پر عورت کو اس حق سے محروم کیا گیا ہے جہاں عورت کیلئے نہ تو عزت کا مقام اور نہ جائز حقوق اسے بھیڑ بکریوں کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ رکاوٹ اس عمل میں یہ ہے کہ عورت علم حاصل کر کے ہم پر حکومت کرنے لگ جائے گی وہ بغاوت اختیار کر لے گی اور ایسا وہاں ہی ہوتا ہے جہاں انسانی حقوق کے منافی نظام ہوں۔ اس لئے اس میں تعلیم کا قصور نہیں اس فرسودہ نظام کا عمل دخل ہے جس نے صحیح غلط کے فرق کو ختم کر دیا ہے۔ تعلیم تو ذہن کے بند دریچوں کو کھولتی ہے اور اسے روشنی عطا کرتی ہے تا کہ وہ درست سمت کا تعین کر سکے۔ کوئی معاشرہ تعلیم کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا اور نہ ہی ترقی کی منزلوں کو چھو سکتا ہے۔ لہٰذا جموں کشمیر کی سرکار کو چاہیے کہ خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔

سلیم فراز کا مجموعہ عرش اتارے، کیا ہم ادب کے سامنے جواب دہ ہیں؟

تجزیہ!۔۔۔۔رشیدہ منصوری۔۔ ہوزہ

ژاں پال سارترنے کہا ہے کہ، اگر ہم نے لکھنے کا پیشہ اختیار کرلیا ہے تو ہم میں سے ہر ایک شخص ادب کے سامنے جواب دہ ہے، ایسے ہی ہم شاعری اور تنقید جیسی اصناف اور اسلوب کے آگے بھی جواب دہ ہیں۔ ہمیں اپنے حرفوں کا حساب خود اور ان حرفوں کو بھی دینا چاہیے۔ یہ ایک ذمہ داری ہے۔ چاہے ہم کسی کے فن پہ بھی بات کریں تو پہلے خود کو خود کے سامنے اور اپنے لکھے حرفوں کے سامنے جواب دہ ہونا ہے سماجی اور ادبی ہر سطح کی دوسروں کی تعریف تنقید یا تذکرے کو اسی نگاہ سے دیکھنا ہوگا۔۔ ہم لفظوں کی بارگاہ میں حاضر ہیں۔۔ اور ہمیں خود سے انصاف کرنا اور احتساب بھی کرنا ہے۔۔۔

عرش اتارے سلیم سرفراز کا شعری مجموعہ ہے۔ جو 2023 میں روشنان مطبع دہلی سے شائع ہوا۔ عرش اتارے کے انتساب میں شامل توصیفی مضامین پروفیسر ارشد عبدالحمید اور پروفیسر عاصم شبلی کے قلم سے حیطہء ٭ تحریر میں آئے ہیں۔ ہر دو علمی اور ادبی شخصیات اردو ادب کے بڑے نام ہیں۔ سلیم سرفراز کے اس سے پہلے تین افسانوی ایک افسانچوں اور ایک شعری مجموعہ شائع ہو چکا ہے۔ عرش اتارے ان کا اسی سال شائع ہونے والا شعری مجموعہ ہے۔

دیباچہ نگار پروفیسر ارشد عبدالحمید سلیم سرفراز کی غزل گوئی پر اپنی رائے دیتے ہوئے ان کے اشعار کو جاں لیوا کہتے ہوئے شعری انتخاب بھی شامل کرتے ہیں۔ اور اطلاعی اور یکجائی کے تلازمے کا حوالہ دے کر اسے فن کا نمونہ قرار دیتے ہیں۔

کل شہر رفتگاں کے سفر پر گیا تھا میں
اچھا لگا پہ تھوڑی سی نقاہت سی ہوگئی ہے

دوسرا شعر دست درازی یزید پر ہے، بیعت کے ہونے نہ ہونے کی کیفیت کا شعر ہے۔ لیکن مقالہ نگار کے نزدیک یہ بھی جاں لیوا شعر ہے۔ یا اس کے قریب ہے۔ ویسے ایسے قاتلانہ اشعار پر تو مقدمہ بنتا ہے۔۔

پروفیسر عبدالحمید نے بھی سلیم سرفراز کی جس غزل کے ہر شعر کو صرف المثل قرار دیا اور مطلع پہ بار دگر تحریر میں داد دی۔ ایسی جاں وارثت والی داد مروت یا ماحول بن جانے کی وجہ سے مشاعرے میں تو دی جا سکتی ہے۔ لیکن علمی نقد اور فن پارے کی پرکھ میں یہ مبالغے کام نہیں دیتے۔ کسی کتاب کے دیباچے کے لیے تو سنجیدہ علمی مقدمہ اور تنقیدی مضمون ہونا چاہیے تھا۔ سلیم سرفراز کے جاں لیوا اشعار آپ دیکھ لیں۔۔۔

میں زور رنج ایسا بازار کھول بیٹھا
دروازے کی جگہ میں دیوار کھول بیٹھا
لگتا ہے میں پرانا اخبار کھول بیٹھا
تو بھی کہاں کا ناکام غم خوار کھول بیٹھا

غزلیہ تخلیقیت کو پر لگنا بھی کیا ستم ہے، جہاں زمین پر چلنا شمار نہ ہو سکے وہاں شاعر کی طرح اب نقاد بھی آسماں میں پر پھیلا رہا ہے۔۔

پروفیسر عاصم علی سلیم سرفراز کو نئی تعبیرات کا شاعر کہتے ہیں۔ لیکن جب شاعر نئے خواب ہی نہیں دیکھ رہا تو نئی تعبیرات کہاں سے آئیں گی۔ سلیم سرفراز کی شاعری انھی جذبوں کی بنت سے تشکیل پاتی ہے جو ہمارے پورے شعری منظرنامے میں پہلے سے موجود ہیں۔ شاعر انھیں پیش کرنے کا کچھ الگ سلیقہ ضرور دکھا سکتا ہے۔ سلیم سرفراز نے روایت اور درایت میں موجود فکر اور انسانی شخصیت کے عمومی احساس کو ہی اپنی شاعری میں استعمال کیا ہے۔ وہی ذات اور سماج کے دکھ ہیں۔ محبت اور دل کے معاملے ہیں۔

قدیم محاوروں کو کچھ فرق سے شاعری میں برتنا کوئی نیا پن نہیں ہوتا۔ ہمارے لکھاریوں نے شاعر کو بڑا نہیں ہونے دیا کم از کم شعر شعور اور شاعر کو اس دھرتی میں پنگھوڑے سے نکلنے ہی نہیں دیا گیا۔۔۔ تعریف کے سنپولیے اب سوشل میڈیا کی وجہ سے تو کسی کو سانس بھی نہیں لینے دیتے۔ اور وہ اپنی شاعری کی نرگسیت کا شکار ہو کر تخلیق کے چاک پر گردش کے بجائے کسی بند سرنگ میں خود کا ہی لکھا اور سوچا ہوا دہرانے لگتا ہے۔۔۔ نئے خواب تو شعری اور موضوعاتی انحراف اور ایک حد تک بغاوت کی شکل ہوتے ہیں۔ جس پر توصیف اور داد سے زیادہ احتجاج ہوتا ہے۔۔ روایت پرست چیخنے لگتے ہیں۔ اور شعری جمالیات اور آہنگ کو سمجھنے والے پھڑک اٹھتے ہیں۔۔

ہماری غزل اور نظم ابھی روایات کی اسیری اور لسانی تشکیلات سے نہیں نکل سکی۔ خوابوں کا تعلق خیال کی بلند سطح اور تخلیقیت سے ہے۔ عاصم صاحب نے بھی سلیم سرفراز کے افسانوں کے مزاج اور ان کے شعری مزاج میں ایک ربط تلاش کیا ہے یہی بات ایک اور انداز سے غضنفر صاحب نے بھی لکھی ہے۔ ہمارے لکھاری ہر لکھنے والے کو فلک زاد قرار دے چکے ہیں۔ یوں وہ فلک پر پرواز کرے یا نہ کرے اس کے قدم زمین پر نہیں رہتے۔ یوں شاعر اور لکھاری اپنے فن پاروں کو پرواز میں دیکھنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ ان مقالہ جات میں محترم مقالہ نگار شخصیات نے موجود شعری اثاثے کی روشنی میں شعر و شخصیت کا تعارف کرانے کے بجائے شاعر کی آنکھ کے خوابوں کے ساتھ تمناؤں کے سورج تراشے ہیں۔ غضنفر علی صاحب نے سلیم سرفراز کے مزاج کے ٹیڑھے پن کا ذکر کیا اور اس کجروی کو ان کے افسانوں اور رباعیات اور غزلوں تک خوشبو سے تشبیہ تک لے آئے۔ اگرچہ یہ شخصیت اور فن میں مماثلت تلاش کرنے کی ایک کوشش ہے۔ غضنفر صاحب کی رائے پڑھ کر لگتا ہے کہ سلیم سرفراز کی شاعری ان کے افسانوں کا منظوم ترجمہ ہے۔

ایک فطین تخلیق کار کی نرگسیت اس کے فن سے جھلکتی ہے۔ لیکن یہ نرگسیت کبھی کبھی احساس کمتری کا نچلا درجہ بھی ہوتی ہے۔ اس تناظر میں ان کی شاعری کو دیکھیں گے تو ہمیں بہت تضاد دکھائی دیتا ہے۔ اکثر ایسی تحاریر اپنے ممدوح کی توصیف کے لیے ہوتی ہیں۔ لیکن جب آگے بڑھ کر غضنفر صاحب جیسا معروف لکھاری یہ کہے کہ سلیم سرفراز کے شعروں میں زندگی کی وہ کیفیتیں گھلی ہوئی ہیں جو آنکھوں میں حیرتیں ڈال دیں تو لازمی ایک قاری منتظر رہتا ہے کہ دیکھیں حیرت اور اضطراب کو بڑھاوا دینے والے اشعار کہاں ہیں۔ اسی تحریر میں انھوں نے چند اشعار بھی اپنے اس قول کی توثیق کے لیے شامل کیے ہیں۔

ایک پکار سے بھاگا ہوا آجاتا ہے
کس ریاضت سے ذرا دیکھ سدھایا خود کو
دل کو کہیں قرار ملا ہی نہیں سلیم
پھر مجھ کو اس کے شہر میں جانا ہی پڑ گیا

ان اشعار کو حیرت و تحیر کی شاعری کی سمت ایک قدم تو قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ مبالغہ ممکن نہیں۔ تحیر و تجسس، نرگسیت اور باغیانہ روش تو وقت کے ساتھ ہی گواہی بنے گی بہرحال ہماری خواہش ہے کہ ہمیں اپنے ممدوح کے ہاں نرگسیت سے الجھتا شاعر صاف دکھائی دے۔ مبالغے کی یہ انتہا پسندانہ روش شاعری کا کھیلا ہے۔ اور کسی بھی شاعر کے شعور کو کرپٹ اور گمراہ کرنے کی ایک کوشش ہے۔ تنقید اور توصیف کے نام پر شاعر کے ساتھ شاعری کا قد بھی بڑھنا چاہیے۔ لیکن یہاں تو گنتی کے علاوہ کچھ بھی نہیں بڑھ رہا۔۔ ایک دو چار دس کتابیں اور ان کا حاصل۔۔ کچھ بھی نہیں۔

شاعری اور نگ سلیماں نہیں نہ کار مسیحائی ہے۔ یہ تو فکر اور احساس کی نزاکت کا پشمینہ ہے جس کی جمالیات خود کو منواتی ہے۔

شاعری کمزور اور اچھے اشعار کے مجموعے کا نام ہے۔ اچھا شعر ہی شاعر کی پہچان بنتا ہے۔ لیکن اس کی توصیف کے نام پر جز کو کل بن سکتا پیش کرنا اکثر اچھے اشعار کا پس منظر میں دھکیل دینا شمار ہوتا ہے۔ شعر اور زندہ شعر تو برسوں چاک پہ گھومتے رہنے کے بعد نصیب ہوتا ہے۔ اور جس زمانے میں شاعر ڈھلے ڈھلائے پیش کیئے جا رہے ہوں تو کب، ریاضت اور مہارت بھی شعر نہیں بنتی۔۔ ایسا ہوتا تو پھر بھی ٹھیک تھا۔۔۔

ایسے ادوار میں تعلقات مروت، الفنگ گروپنگ اور پروپیگنڈہ ہی شاعر کا قد کاٹھ بن جاتا ہے۔ جس کی شاعری کو قبول عام کسی وجہ سے مل گیا تو وہ بڑا شاعر جو ہجوم ہو راضی نہ کر سکا۔ جس پہ لکھنے والے بڑے نام نہ ہوئے تو وہ گمنام اور حسرت زدہ ہو کر رہ گیا۔۔ شاعر کو غالب دوران کہنے سے وہ غالب نہیں بن جاتا۔ یہ رویہ اچھے شاعر اور شاعری کی آڑ بن کر رہ جاتا ہے۔ پھر شعر مردہ اور شاعر کی انا اور نرگسیت چیخنے لگتی ہے۔۔ اس نوعیت کی توصیف ایسا ملبہ ہے۔ جو اکثر شاعروں کی ادبی شخصیت پر پڑا رہتا ہے سلیم سرفراز کا حق ہے کہ اس کی توصیف کی جائے۔ لیکن مبالغے اور لفاظی کیسارے خطاب اس کے نام سے اس کا قد کچھ وقت کے لیے تو بڑھ جائے گا۔ لیکن اچھا شعر اس سے روٹھ جائے گا۔۔ ان توصیفی نگارشات کو دیکھ کر لگتا ہے شاعر نے جو کمال دکھانے تھے دکھا دیا ہے اب اسے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب حیرتوں کے جہاں اتنے وسیع ہوں گے تو دوسرے بے چارے حسرتوں کے جہاں میں مارے مارے پھرتے رہیں گے۔ مشاعروں اور تعریفوں کے شور میں اکثر چند ایک گنتی کے شاعر گم رہتے ہیں۔ پروفیسر عاصم اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ ابھی ان کی غزلوں کے تحیر و تجسس کا سلسلہ موقوف نہیں ہوا تھا کہ سلیم سرفراز پر الہامی کیفیت کے زیر اثر رباعیات نازل ہونے لگیں۔

مجھے لگتا ہے اب شعراء ٭ کے بجائے ہمیں شعراء ٭ کو اونچا اڑانے والوں پر تنقید کرنا ہوگی۔۔ ورنہ مبالغے کے طفیل شعر و ادب کی سرزمینوں پر سب خس و خاشاک اور رطب و یابس جمع ہو جائے گا۔۔ میں آپ کے سامنے عرش اتارے کے صفحات سے ایک انتخاب پیش کر رہی ہوں۔۔۔ روایتی تشبیہات استعاروں اور قوافی کو ہزاروں شاعر برت رہے ہیں۔ اس کثرت میں اچھے شعر دب کر رہ گئے اور ہر شاعر کے اندر کا مرتاض شاعر اب واااہ واااہ کے اڑن کھٹولے پر عوامی پسند کی شاعری کرنے لگے گا۔۔ یا اپنی تعریفوں سے پلنے والی نرگسیت پر جیئے گا۔۔ مزید ستم ہر ایک اپنا ممدوحین کا حلقہ بنا کر بیٹھ گیا ہے اور اسے غالب اور مصحفی ثابت کرنے کے لیے لفظوں اور تعریفوں سے صفحات بھر گئے ہیں۔ یوں اچھا شعر دن بہ دن کم ہوتا جا رہا ہے۔ سلیم سرفراز پر بھی اللہ رحم کرے ان کی شاعری خطرے میں ہے۔ میں یہ نہیں کہوں گی ان کے ہاں اچھا شعر نہیں۔۔ ہیں اور بہت سے اشعار ہیں۔ وہ روایات سے منسلک شاعر ہیں۔ ان کی شاعری سے کوئی انقلاب نہیں آیا انھوں نے اپنے حصے کی شاعری کی ہے۔ اور اپنے احساسات کو حرف کی زبان دی۔ اس کا احترام کرنے کے ساتھ اس پر مبالغے کے بغیر بات کی جانی چاہیے

شاعر قاری اور نقاد کا اچھا معنوی ربط ہی شعر و ادب کے ارتقاء ٭ کا باعث ہوگا۔۔

اس کے آنے کی خبر گرم ہوئے
بستر مرگ سے بیمار اٹھا
آورد اور آمد کے تضاد کی خبر بھی شعر دیتا ہے
غمگساری کو مرے یار زیادہ آئے
لوگ کچھ کم مگر اشجار زیادہ آئے

یہ شعر یا اس جیسے اشعار ایک زور نجی اور کیفیت کے اظہار کی مجبوری کی علامت ہیں شاعری ہنر بھی ہے کیفیت بھی اور شاعری فیشن بھی ہے۔ ہر شاعر کے ہاں کم و بیش یہ شعری رویے موجود ہوتے ہیں۔ شہرت اور کچھ دکھائی دینے کی ہمہ کچھ نہ کچھ کرتے رہنے پر مجبور کرتی ہے۔۔

یوں اچھے شاعر اور اچھے قاری کے ساتھ اچھا نقاد بھی ہم سے کھو گیا ہے۔ میں ایک قاری کی حیثیت سے یہ موقف رکھتی ہوں کہ ہمارے ہاں شاعروں کتابوں اور اشاعت کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ فن اور کرافٹ میں بھی بہتری آئی ہے۔ لیکن یوں ہم دلی میں شاہ نصیر اور مصحفی کے زمانے میں پہنچ گئے ہیں۔ جہاں ہزاروں کی تعداد میں اشعار کہے گئے صبح شام مشاعرے ہوئے۔ اور پھر ہزاروں صفحات تاریخ اور لائبریریوں کا بوجھ بن کر رہ گئے۔ شاعری زمانے کو نیا محاورہ اور انسانی جذبوں کو کوئی تجسس بغاوت اور اضطراب نہ دے سکی۔۔ یوں اس دور کی زندہ چیز صرف دیوان غالب ہے۔ جو چند سو صفحات اور گنتی کے اشعار ہیں۔ اس وقت بھی شاعری صبح شام ہو رہی تھی۔ اور شعریت سسک رہی تھی۔ ہمیں فکر کی گہرائی اور جذبوں کی ندرت اور تازگی کی ضرورت ہے۔ اور یہ سب ہمیں چاہیے ایک سائبر گلوبل سماج میں جہاں قدامت یہ ہے کہ آج بھی نفرتیں جی رہی ہے محبت اور امن سسک رہا ہے۔ کیا المیہ نہیں کہ ہم صرف اچھے کاری گر ہیں۔ لیکن ہماری کاری گری ڈسپوزیبل پراڈکٹ کی طرح کی ہے۔ ہمارے پاس ماضی کا دامن ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں حال اور مستقبل سے بے خبر شاعری۔۔

کاش غضنفر صاحب کی بات سچ ہوتی۔۔۔ ہمارا شاعر سچی نرگسیت رکھتا اور شعری ہیت اور روایتی بنت کو تخریب کی بھٹی میں ڈال دیتا۔۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ شکوہ الفاظ، نادر اور اجنبی تشبیہات اور استعارات کی تشکیل لمبی ردیفیں اور قوافی ہونے کے باوجود فن جذبوں سے عاری اور سماجی کردار یا سماجی شعور کو بلند کرنے میں ناکام ہے۔۔ یوں شعر و ادب بھی ایک مارکیٹ کی ڈیمانڈ کی چیز رہ گیا ہے۔۔ جس کی ترسیل ہو رہی ہے۔ اور میڈیا کے تقاضوں نے سب سچی تنقید کو اس توصیف میں بدل دیا ہے۔ جسے ہم اکثر شعراء کے مجموعوں میں ہم دیکھتے ہیں۔

شاعری ذہنی ورزش اور مہارت نہیں ہے۔ ہوں یہ ورزش شاعری میں کہیں کام ضرور آتی ہے۔

نواح وحشت سے کچھ شاخسار آئے
شب فراق مرے سوگوار آئے
کوئی خرابہ ٭ دل کی طرف نہیں آتا
ہر اک پرندہ ٭ غم کو پکار آیا ہوں
ہم پہ کچھ خاص توجہ ہو جاناں
ہم زمانے کے نہیں دل کے ستائے ہوئے ہیں
اس چشم بادہ خوار سے مدہوش ہو گئے
ہم جیسے خشک طبع بلا نوش ہو گئے

غم دل اور غم جاناں کبھی کبھی فرار کا بہانہ بن جاتا ہے۔ زندگی کے ہزار رنگ ہیں ہم کہیں نہ کہیں پناہ لیتے ہیں۔ کبھی کبھی لگتا ہے۔ سلیم سرفراز بھی زندگی کے تلخ حقائق سے فرار ہو کر ہجر اور فراق کے ساتھ محبت نام کے پنجرے کا قیدی ہے۔ جہاں ہمیشہ فصل شر اور ضرر ہی نقد آور فصل ہو اور وہی کاٹنی پڑے وہاں شاعری فرار ہی شمار ہوتی ہے۔ یہ حوالے ان کے ہاں کہیں بین السطور اور کہیں نمایاں ہے۔ ان کا ہی ایک شعر ہے

زمانہ ڈال رہا ہے کمند تاروں پر
ہم آج بھی لب و رخسار سے الجھ رہے ہیں

ہم روایتی شاعری اور پامال مضمون کو ہی پالش کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ہم اپنے جذبوں اور اپنے دکھوں کو جب کسی خیال پہ پینٹ کرتے ہیں تو اس خیال کی سطح بلند اور اس کی گہرائی دو چند ہو جاتی ہے۔ سلیم سرفراز کی شاعری امکان کی اسی دہلیز پر ہے جہاں بلند شعر اس کا منتظر ہے۔

مجھے یقین ہے کہ توصیف اور داد اس کے شعری قد کے بڑھنے میں ایک رکاوٹ نہ بنے گی۔ غزل جذبات نگاری اور کیفیات کے بہاؤ کو لفظوں میں پیش کرنے کا نام ہے۔۔ سلیم سرفراز کے کرافٹ اور بنت میں تازگی ہے۔ روانی ہے۔ رچاؤ ہے۔ لیکن یہ سب اتنا انقلاب آفریں نہیں کہ ہم اس کی تعریف میں قلابے ملانا شروع کر دیں۔۔ اس کی شاعری کا ایک خوبصورت انتخاب پیش ہے۔ آپ ضرور داد دیں۔ بس شاعر کی نرگسیت کو اتنا نہ بڑھا دیں کہ وہ اپنی شاعری کا ہی پروانہ بن کر رہ جائے۔ شاعر کی توصیف اس کے شعری قد سے بڑی ہونے لگے تو شعر اور شعور کے لیے انا للہ۔۔ پڑھ لینا چاہیے۔ ملک کے بلند ادبی مقام کے لوگوں کو بے جا توصیف داد اور تعریف کے کلچر کے بجائے سنجیدہ تنقید کا راستہ اپنانا چاہیے تا کہ فن اور خیال میں گہرائی اور پختگی دن بہ دن کم نہ ہونے لگے۔ اس تحریر کا بنیادی مقصد یہی ہے۔

یہ کہہ کے شیخ جی نہ کریں زندگی حرام
رہ جائیں گے یہیں کبھی گھر ور پڑے ہوئے
اب میرا کسی شے پہ سلیم آتا نہیں دل
آ دوست قناعت کا میں کشکول رہا ہوں

اب کے تو خاصیت کشت تبدیل ہوئی
آپ بویا تھا فصل شر کاٹتے ہیں
حیات ساری گزاری گھنے اندھیرے میں
مغالطہ ہے کہ میں کہکشاں کے ساتھ رہا

یہی نہیں کہ جنوں کو سلام واجب ہے
غبار دشت کا بھی احترام واجب ہے

جہاں میں کتنے ہی کار فضول کرتا ہوں
مگر وہی نہیں کرتا جو کام واجب ہے

بہت تھا شہرہ تبسم فروش کا لیکن
اسی کے قرب سے ہم اشکبار آتے ہیں
کرتا ہے کر کوئی مجھ گل سے ہمسری
خوشبو کی طرح رہ میں بکھرتا ہے کیوں نہیں

جس میں سنوارتے ہیں کبھی اپنے خال و خد
اس آئینے میں وہ بھی سنورتا ہے کیوں نہیں
یوں نہ ہم سے متاثر ہو غبار صحرا
ہم بھی اک موجہ وحشت میں نہائے ہوئے ہیں

بوڑھے درخت سے جو پرندے چلے گئے
پھر ان کو آشیاں بھی میسر نہیں ہوا
جس پر تھے اس ستارہ جبیں کے نشان پا
وہ سنگ آستاں بھی میسر نہیں ہوا

گزری تمام عمر شب تیرہ میں سلیم
اک ماہ ضو فشاں بھی میسر نہیں ہوا
آتی رہی صدائے فغاں رات بھر سلیم
لحاف کیسے درد کے مارے پہ آ گئے

یہ شہر کا زنداں ہی پسند آیا خرد کو
وحشت کے لیے ورنہ بیابان پڑا تھا
جس پھول کو زلفوں میں لگایا تھا بصد ناز
وہ پھول سر خاک پشیمان پڑا تھا

بیچا ہو جو یہاں مہر و وفا کے موتی
میں کوئی ایسا دکاں دار نہیں ڈھونڈ سکا
آہٹ سی ہو رہی تھی در انتظار پر
جھانکا یہ سوچ کر کہ ترا غم نہ ہو کہیں

چھا جائے گا مکاں میں پھر اک جاں گسل سکوت
یہ اضطراب شوق مرا کم نہ ہو کہیں
سر محاذ صف دشمناں بھی سجنے لگی
یہاں ہم اپنے ہی دستار سے الجھ رہے ہیں

شکست کھاتے گئے بیشتر ہواؤں سے
کچھ اک چراغ شب تار سے الجھ رہے ہیں
زمانہ ڈال رہا ہے کمند تاروں پر
ہم آج بھی لب و رخسار سے الجھ رہے ہیں

اتھار ہے ہیں متاع جہاں سے فیض سبھی
بس اک ہمیں ہیں جو پندار سے الجھ رہے ہیں
خریدنا ہی نہیں کوئی شے ہمیں پھر بھی
بلا جواز دکاں دار سے الجھ رہے ہیں

مخالفوں سے وہ نرمی برت رہا ہے سلیم
ادھر ہم اپنے طرف دار سے الجھ رہے ہیں
سب آئینے کا نقص بتانے لگے مگر
مانا نہیں کسی نے کہ چہرہ خراب ہے

تشنہ لبوں پہ بند جو کرتا ہے آب زیست
اک فرد ہی نہیں وہ قبیلہ خراب ہے
جھانکیں کبھی تو اپنے گریبان میں سلیم
کب تک کہیں گے ہم کہ زمانہ خراب ہے

جو بھی قیاس لوگ لگاتے رہیں مگر
کار جنوں میں ہم نے خسارہ نہیں کیا
مانگا نہیں کسی سے کبھی التفات خاص
ہم نے گداگری پہ گزارہ نہیں کیا

یاں سے نکلے تو بنیں گے گہر دامن زیست
اشک ان آنکھوں کے بیکار نہیں جانے کے
جب اس نے رنج و غم کے جلائے نہیں چراغ
ہم نے بھی آنسوؤں کو ستارا نہیں کیا

وہ کار عشق ہو یا کاروبار دنیا ہو
کسی بھی کام میں وارفتگی ضروری ہے

عرش اتارے سے میں نے سلیم سرفراز کی شاعری کا مختصر انتخاب پیش کیا ہے۔ سلیم سرفراز کے ہاں خوبصورت اشعار بھی ملتے ہیں روایتی موضوعات کے ساتھ کمزور اشعار بھی اس مجموعہ میں شامل ہیں۔ یہی ایک تخلیق کار کی پہچان ہے۔۔ ہر شاعر کی طرح وہ بھی اس سماج میں جیسے دیکھتے اور جو کچھ ان پر گزرتا ہے وہی لکھتے سوچتے اور شعر و ادب کا حصہ بناتے ہیں۔ ان کی شاعری نہ الگ ہے نہ الہامی نہ ان کے قوافی منفرد ہیں۔ مناسب شعر کہنے والے شاعر کے شعور میں مزید نئے افق، جہاں حیرتیں ہوں کے ہم ابھی منتظر ہیں۔ حیرت تحیر اور الہام جیسی تخلیقی شاعری کے لیے فلک کو برسوں گردش کرنا ہوتی ہے۔۔ اگر ہر سال کے آخر میں ایسے ہی سینکڑوں بڑے بڑے شاعر پیدا ہوتے تو اچھے اور بڑے شعر کی ضرورت کیا رہ جاتی ہے، عام سی شاعری کی ہزاروں کتابوں اور لاکھوں اشعار کے بعد ہی کہیں بڑا شعر ہمیں سننے کو ملے گا۔ ابھی آپ ایک مخلص اچھے اور شاعر کو پڑھیں۔۔ اور من ترا حاجی بگویم تو مرا ملا بگو کی قومی مصیبت کو دعوت نہ دیں۔۔ جہاں ہر لیڈر قومی اور ہر شاعر الہامی ہوتا ہے۔ اور پھر نہ کوئی لیڈر ہوتا ہے نہ شاعر۔۔ لیڈری اور شاعری کی بربادی یہی ہے۔

ادارہ کا مصنف کی آراء سے متفق ہونا لازمی نہیں

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

باقیات

101

پر چھٹی کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔حکم نامے کی کاپیاں تمام انتظامی سیکرٹریوں، ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹس، ڈپٹی کمشنران اور دیگر متعلقہ حکام کو ضروری کارروائی اور گردش کیلئے ارسال کردی گئی ہیں۔

102

عازمین کا فریضہ حج مکمل ہو جائے گا۔اس کے ساتھ ہی عازمین کا فریضہ حج مکمل ہوجائے گا جس کے بعد وہ اپنا سر منڈوا کر احرام کھول کر عام لباس پہنیں گے جبکہ خواتین اپنے چوتھائی سر کے بالوں کا انگلی کی ایک پور برابر بال کٹوائیں گی۔حجاج کرام 27 مئی کو ہی بیت اللہ کے طواف کیلئے مکہ روانہ ہوں گے۔جس ے بعد حجاج کرام ایک بار پھر رمی جمرات کریں گے اور سارا دن اور رات عبادت میں گزاریں گے۔ اور آخری بار تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے بعد حجاج کرام مغرب ہونے سے پہلے منیٰ کی حدود سے نکل جائیں گے۔

103

کا ہے۔ادھر لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، دیگر سیاست دانوں، مذہبی اور سول سوسائٹی کے گروپوں نے اس واقعہ کی مذمت کی ہے۔

104

منوج سنہا نے بانڈی پورہ میں ایک بڑے ہجوم کے ساتھ ریلی نکالی، جس نے اس مقصد کے لیے حمایت حاصل کرنے کے لیے ایک پدیاترا کی قیادت کی۔اس دوران ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ 45 دن پہلے، میں نے نہ صرف اسمگلروں اور نشہ آور دہشت گردوں کے ماحولیاتی نظام کو ختم کرنے کا عہد کیا تھا، بلکہ ایک ایسی تحریک کو جنم دینے کا بھی وعدہ کیا تھا جو نوجوانوں کو ترقی دے اور نشے کی وجہ سے داغدار خاندانوں کی عزت بحال کرے۔ لیفٹننٹ گورنر نے کہا کہ جموں کشمیر متحد، مضبوط عزم اور مقصد میں واضح ہے اور ہمارے معاشرے کو ہمیشہ کے لیے منشیات سے پاک کرنے کے لیے پوری طرح پرعزم ہے۔انہوں نے کہا کہ منشیات کے دہشت گردوں اور منشیات کے اسمگلروں کے خلاف کارروائی جاری رہے گی۔ یہ اس وقت تک نہیں رکے گی جب تک جموں کشمیر کی مقدس سرزمین سے ہر منشیات کے سمگلر کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔انہوں نے کہا'' ہماری ایجنسیوں نے منشیات کے دہشت گردوں اور ان کے چھپے ہوئے نیٹ ورک کو ختم کرنے کے لیے ایک بے مثال مہم شروع کی ہے۔ کوئی بھی منشیات کا سمگلر، منشیات فروش یا کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو ہمارے پورے معاشرے کو دہشت گردی کی لپیٹ میں لے لے۔ ماحولیاتی نظام کی پیروی کی جا رہی ہے۔'' لیفٹننٹ گورنر نے کہا کہ منشیات کی سپلائی کے کئی نیٹ ورکس جو اب تک مختلف وجوہات کی بنا پر پوشیدہ تھے، کا سراغ لگا کر انہیں ختم کیا جارہا ہے۔انہوں نے کہا کہ کئی دہائیوں سے پروان چڑھنے والے منشیات کے کارٹلز کا صفایا کیا جارہا ہے۔انہوں نے کہا'' ہم نے واضح پیغام دیا ہے کہ جموں کشمیر دوسرے لوگوں کے دکھوں سے فائدہ اٹھانے والوں کے لیے محفوظ پناہ گاہ نہیں رہے گا۔ میں پرعزم ہوں کہ ہم اس سرزمین سے ہر نشہ آور دہشت گرد اور منشیات کے اسمگلر کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔ ہمارے خاندانوں کو تباہ کرنے کی کوشش کرنے والوں کا اس سرزمین سے وجود ہی مٹا دیا جائے گا۔ قانون اب مضبوطی سے لاگو کیا جا رہا ہے''۔انہوں نے مزید کہا کہ نشہ آور دہشت گردوں کی حمایت کی جا رہی ہے، دہشت گردوں کی حمایت کی جا رہی ہے۔ نئی امید معاشرے میں لوٹ رہی ہے۔ لیفٹننٹ گورنر نے کہا کہ بہت جلد انتظامیہ ایک جامع بحالی کی پالیسی کے ساتھ سامنے آئے گی جو اس بات کو یقینی بنائے گی کہ نشے میں پھنسے ہر نوجوان کو دوبارہ قومی دھارے میں شامل ہونے کا موقع ملے۔منوج سنہا نے کہا'' ہمارا مقصد یہ ہے کہ ایک بھی نوجوان پیچھے نہ رہے،ہم انہیں نوکریاں، مواقع اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کے ذرائع فراہم کریں گے۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ منشیات سے پاک جموں کشمیر کی کامیابی کا اندازہ صرف منشیات کے اسمگلروں کی تعداد سے نہیں لگایا جائے گا بلکہ ہم ان زندگیوں کی تعداد سے نہیں جو ہم دوبارہ تعمیر کر سکتے ہیں۔ اس کا اندازہ ان گھروں سے لگایا جائے گا جو ان کے خواب کو پورا نہیں کرسکیں گے جب تک ہم ان نوجوانوں کو بحال نہیں کرسکیں گے جو ہم اپنے خواب کو پورا نہیں کر سکتے۔" ان کے خواب پورے ہو گئے ہیں۔'' لیفٹننٹ گورنر نے کہا کہ حکومت اکیلے یہ جنگ نہیں جیت سکتی اور منشیات کے خلاف اس جنگ میں انتظامیہ کو اہل خانہ،اساتذہ، مذہبی رہنماؤں اور ہر ذمہ دار شہری کے تعاون کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا'' میں ایک ایسے جموں کشمیر کا تصور کرتا ہوں جہاں ہر بچہ نشے کے سائے سے آزاد ہو کر پروان چڑھے، ایک ایسا جموں کشمیر جہاں خاندان منشیات سے ٹوٹے نہ ہوں۔ ایک جموں کشمیر جہاں معاشرہ سلامتی، وقار اور بھروسے کے ساتھ آگے بڑھے، یہ محض ایک خواب نہیں ہے، یہ ہمارا مشن ہے اور ہم مل کر اسے پورا کریں گے''۔انہوں نے کہا کہ ہمیں چوکسی، بیداری اور عزم کی ضرورت ہے جب میں جموں کے ہر باشندے کو یقین دلاتا ہوں۔ نارکو ٹیرر نیٹ ورک یا ڈرگ کارٹیل ان میں دراندازی کر سکتے ہیں جب عوام ایک ساتھ کھڑے ہوتے ہیں تو کوئی بھی دہشت گرد انہیں شکست نہیں دے سکتا،ہمیں ایک بار اور ہمیشہ کے لیے نارکو ٹیرر کو دفن کرنے کے لیے متحد ہونا چاہیے۔اس موقع پر لیفٹننٹ گورنر نے وقار ناچ سینٹر کا افتتاح کیا۔

105

ٹیم نے مشتبہ دہشت گردوں کی نقل و حرکت کے بارے میں مخصوص اطلاعات کے بعد ہفتہ کو علاقے میں آپریشن شروع کیا تھا۔دفاعی ذرائع کے مطابق '' آپریشن شیروالی'' کے آغاز کے بعد سنیچروار کو ڈوریمل گمبھیر موگلہ پٹی میں دہشت گردوں اور سیکورٹی فورسز کے درمیان جھڑپ ہوئی۔انہوں نے کہا کہ مشتبہ دہشت گردوں کا سراغ لگانے کیلئے آپریشن ایک مضبوط محاصرے کے درمیان جاری ہے۔ نگرانی بھی کی گئی ہے۔ حکام نے بتایا کہ ڈرون اور سونگھنے والے کتوں سے لیس، مشترکہ ٹیموں نے ملحقہ علاقوں میں تلاشی کا عمل بڑھا دیا ہے،کارروائیوں میں شدت پیدا کی ہے اور علاقے میں چھپے ہوئے مشتبہ دہشت گردوں کا پتہ لگانے کیلئے اضافی دستوں کی شمولیت کے ساتھ محاصرے کو مضبوط کیا ہے۔آپریشن کے نتیجے میں مشتبہ دہشت گردوں کے ساتھ رابطہ قائم ہونے کے بعد فائرنگ کا ایک مختصر تبادلہ ہوا، جس سے سیکورٹی فورسز نے جنگلاتی علاقوں میں وسیع تلاشی جاری رکھی۔ابتدائی اطلاعات کے مطابق علاقے میں دو سے تین دہشت گردوں کی نقل و حرکت کا شبہ ہے۔فوج کی وائٹ نائٹ کور نے ایکس پر کہا کہ پولیس اور سی آر پی ایف کے ساتھ انٹیلی جنس پر مبنی مشترکہ آپریشن کے دوران گمبھیر مغلہ کے عام علاقے میں دہشت گردوں سے رابطہ قائم ہوا، کارروائیوں میں شدت پیدا کی ہے اور علاقے میں چھپے ہوئے مشتبہ دہشت گردوں کا پتہ لگانے کیلئے اضافی دستوں کی شمولیت کے ساتھ محاصرے کو مضبوط کیا ہے۔آپریشن کے نتیجے میں مشتبہ دہشت گردوں کے ساتھ رابطہ قائم ہونے کے بعد فائرنگ کا ایک مختصر تبادلہ ہوا، جس سے سیکورٹی فورسز نے جنگلاتی علاقوں میں وسیع تلاشی جاری رکھی۔ابتدائی اطلاعات کے مطابق علاقے میں دو سے تین دہشت گردوں کی نقل و حرکت کا شبہ ہے۔فوج کی وائٹ نائٹ کور نے ایکس پر کہا کہ پولیس اور سی آر پی ایف کے ساتھ انٹیلی جنس پر مبنی مشترکہ آپریشن کے دوران گمبھیر مغلہ کے عام علاقے میں دہشت گردوں سے رابطہ قائم ہوا۔

106

جن وشواس اصلاحات کے تحت 20 قوانین کی 32 دفعات کو غیر فوجداری بنایا گیا ہے اور 19 پرانے قوانین کو ختم کر دیا گیا ہے تا کہ شہریوں کے لیے سہولت اور کاروبار میں آسانی پیدا ہو۔ چیف سیکریٹری نے 100 فیصد خدمات کی ڈیجیٹائزیشن پر زور دیتے ہوئے کہا کہ 1548 خدمات پہلے ہی ای۔آنت پلیٹ فارم پر ڈیجیٹائز ہو چکی ہیں، جبکہ مزید 300 خدمات تیار کی جارہی ہیں۔ انہوں نے محکموں کو ہدایت دی کہ ڈیجیٹائزیشن سے پہلے عمل کو سادہ اور شہری دوست بنایا جائے تا کہ رکاوٹیں دور ہوں اور تیز رفتار حکمرانی ممکن ہو۔ اجلاس میں وژن 2030 اور وژن 2047 کے اہداف پر بھی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔

107

اس کے مختلف ٹرسٹ/ ایسوسی ایشنز کی سرگرمیوں سے متعلق ہیں۔انہوں نے کہا کہ این آئی اے جماعت اسلامی کی علیحدگی پسند سرگرمیوں کی تحقیقات کر رہی ہے، جسے یو اے (پی) ایکٹ کے تحت ایک غیر قانونی انجمن قرار دیا گیا ہے۔ بیان کے مطابق این آئی اے کی اب تک کی تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ جماعت اسلامی دہشت گردی کے فنڈس جمع کرنے اور وادی اور ہندوستان کے دیگر حصوں میں دہشت گردی کو ہوا دینے میں سرگرم عمل تھا۔ یہ فلاحی اور فلاحی کاموں جیسے کہ صحت اور تعلیم کے لیے عطیات کے نام پر ملکی اور بین الاقوامی سطح پر چندہ اکٹھا کرنے میں مصروف تھا۔ یہ اس طرح کے فنڈس کو پرتشدد اور علیحدگی پسند سرگرمیوں کی طرف موڑ رہا تھا، اور کیڈرز کے منظم نیٹ ورکس کے ذریعے انہیں کالعدم دہشت گرد تنظیموں جیسے حزب المجاہدین دیگر کی طرف بھی بھیج رہا تھا۔ بیان میں کہا کہ کہ جی ای آئی کی دہشت گردی کی سازش میں مزید بنیاد پرستی اور متاثر کن کشمیری نوجوانوں کو علیحدگی پسند سرگرمیاں انجام دینے کے لیے نئے اراکین (رکن) کے طور پر بھرتی کرنا شامل تھا۔ این آئی اے تنظیم کی علیحدگی پسند سرگرمیوں کو ختم کرنے اور جموں و کشمیر میں کام کرنے والے دہشت گرد نیٹ ورک کو ختم کرنے کی کوشش میں کیس میں اپنی تحقیقات جاری رکھے ہوئے ہے۔

108

نافذ کیا جا رہا ہے اور تمام متعلقہ ایجنسیاں مکمل طور پر متحرک ہیں۔ ریاسی-ادھم پور رینج کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس شیو شرما کمار نے بتایا کہ امرناتھ یاترا کے دوران سیکورٹی کے تمام ضروری انتظامات کو حتمی شکل دی جا چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس، فوج، سی آر پی ایف، ایس پی جی اور دیگر سیکورٹی ایجنسیاں ایک دوسرے کے ساتھ مکمل رابطے میں ہیں تا کہ یاتریوں کو ہر ممکن تحفظ فراہم کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ وقت میں سیکورٹی ایجنسیوں کی سب سے بڑی ترجیح امرناتھ یاترا کیلئے فول پروف سیکورٹی انتظامات کو یقینی بنانا ہے۔ اس مقصد کیلئے نہ صرف سیکورٹی فورسز کی اضافی تعیناتی عمل میں لائی جارہی ہے بلکہ حساس علاقوں میں سرچ آپریشنز اور نگرانی کے عمل کو بھی تیز کر دیا گیا ہے۔ ڈی آئی جی کے مطابق حالیہ سیکورٹی خدشات کے پیش نظر تمام کمزور اور حساس مقامات پر خصوصی نظر رکھی جارہی ہے۔ خفیہ اطلاعات اور مختلف ذرائع سے موصول ہونے والی معلومات کی بنیاد پر ضروری اقدامات اٹھائے جارہے ہیں تا کہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ کو بروقت ناکام بنایا جاسکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریاسی اور ادھم پور اضلاع میں سیکورٹی صورتحال کا مسلسل جائزہ لیا جارہا ہے اور جہاں ضرورت محسوس ہورہی ہے وہاں اضافی حفاظتی اقدامات بھی کیے جارہے ہیں۔ پولیس حکام کے مطابق امرناتھ یاترا 3 جولائی سے شروع ہوگی جو 28 اگست کو رکشا بندھن کے دن اختتام پذیر ہوگی۔ یہ 57 روزہ یاترا دو مختلف راستوں سے جاری رہے گی جن میں جنوبی کشمیر کے ضلع اننت ناگ کا روایتی نون-پہلگام راستہ اور وسطی کشمیر کے ضلع گاندربل کا بالتل راستہ شامل ہے۔ سیکورٹی ایجنسیوں نے ماتا ویشنو دیوی اور شیو کھوری زیارت گاہوں کے اطراف بھی نگرانی سخت کردی ہے جبکہ جموں -سرینگر قومی شاہراہ کے حساس حصوں پر اضافی فورسز تعینات کی جارہی ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ یاترا کے دوران یاتریوں کی حفاظت اولین ترجیح رہے گی۔ SharmaKumarShiv نے کہا کہ سیکورٹی فورسز مقامی آبادی کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں اور عوام سے اپیل کی جارہی ہے کہ وہ کسی بھی مشکوک نقل وحرکت یا مشتبہ شخص کے بارے میں فوری طور پر پولیس یا سیکورٹی ایجنسیوں کو اطلاع دیں۔انہوں نے کہا کہ امن و امان کو برقرار رکھنے میں عوامی تعاون نہایت اہم ہے اور لوگوں کو چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یاتریوں اور مقامی باشندوں کو مشورہ دیا کہ کسی بھی مشکوک شے یا سرگرمی کو نظر انداز نہ کریں بلکہ فوری طور پر متعلقہ حکام کو آگاہ کریں تا کہ بروقت کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔ کہ وہ کسی بھی مشکوک نقل وحرکت یا مشتبہ شخص کے بارے میں فوری طور پر پولیس یا سیکورٹی ایجنسیوں کو اطلاع دیں۔انہوں نے کہا کہ امن و امان کو برقرار رکھنے میں عوامی تعاون نہایت اہم ہے اور لوگوں کو چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یاتریوں اور مقامی باشندوں کو مشورہ دیا کہ کسی بھی مشکوک شے یا سرگرمی کو نظر انداز نہ کریں بلکہ فوری طور پر متعلقہ حکام کو آگاہ کریں تا کہ بروقت کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔

109

دوران ٹنگمرگ کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ اور تحصیلدار بھی آپریشن کی نگرانی کیلئے جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور انہوں نے سیاحوں کی راحت رسانی کیلئے کارروائی شروع کردی ۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ گنڈولہ کے درمیانی ہوا میں رکنے کے بعد خواتین اور بچوں سمیت متعدد سیاح گھبرا گئے۔ تاہم حکام کا کہنا ہے کہ صورتحال قابو میں ہے اور انخلاء کا عمل آسانی سے جاری ہے۔ حکام نے بتایا کہ خرابی کی نشاندہی اور آپریشن کی بحالی کیلئے تکنیکی ٹیمیں بھی تعینات کی گئیں۔ ادھر وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ تکنیکی خرابی کی وجہ سے کیبل کار سروس کو عارضی طور پر روکے جانے کے بعد حکومت گلمرگ گنڈولہ کی صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام کیبن برقرار ہیں اور زمین پر تربیت یافتہ ٹیموں کے ساتھ پھنسے ہوئے سیاحوں کو محفوظ طریقے سے نکالنے کیلئے امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ صورتحال مکمل طور پر قابو میں ہے اور گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

110

ٹنگمرگ، پٹن، سنگرامہ، رفیع آباد، بانڈی پورہ، زینگیر کے کچھ حصوں اور زچلدرو کے بالائی علاقوں میں تباہی مچائی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے فصل بیمہ اسکیم کے لیے بولی کا عمل شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور تمام رسمی کارروائیاں ایک ماہ کے اندر مکمل کر لی جائیں گی۔ اس اسکیم سے کسانوں اور باغبانوں کو بڑی حد تک فائدہ ہوگا۔ وزیر نے مزید بتایا کہ مرکز کے ساتھ مارکیٹنگ انٹروینشن اسکیم کے نفاذ پر بھی بات چیت جاری ہے تا کہ متاثرہ کسانوں کو بہتر سہولتیں فراہم کی جاسکیں۔ انہوں نے کہا کہ نقصانات کا تخمینہ لگانے کے احکامات جاری کیے گئے ہیں تا کہ ایس ڈی آر ایف کے تحت متاثرین کو ریلیف فراہم کیا جا سکے۔ ڈائریکٹوریٹ آف ہارٹیکلچر اور ایگریکلچر نے تمام ضلع اور بلاک سطح کے افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ متاثرہ علاقوں کا دورہ کریں، نقصان کا جائزہ لیں اور رپورٹ حکومت اور ڈپٹی کمشنرز کو پیش کریں۔

111

کہ ہر انتظام کو تندہی سے انجام دیا جائے۔اس موقعہ پر لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ یہ تہوار ہمیں عاجزی اور خیرات کی خوبیوں کی یاد دلاتا ہے، جو ہمیں انسانیت کی عظیم تر بھلائی کے لیے خود کو وقف کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ یہ جشن نہ صرف اچھی طرح سے منظم ہو بلکہ صحیح معنوں میں شاندار بھی ہو، جو عقیدت اور تہوار کے جوش وخروش سے نشان زد ہو۔ روحانی پیشوا، وقف عہدیدار، پولیس اور سول انتظامیہ کے اعلیٰ افسران اور ممتاز شہری بھی موجود تھے۔

112

ہی رش بڑھنا شروع ہوا جو شام تک برقرار رہا۔لوگ عید کے لیے مختلف اقسام کے کیک بسکٹ، شیرمال، کولچے اور دیگر روایتی اشیاء خریدتے نظر آئے۔ بچوں کے ملبوسات کی دکانوں پر بھی والدین کی بڑی تعداد موجود رہی جہاں عید کے لیے نئے کپڑے اور جوتے خریدے گئے۔ کئی بازاروں میں دکانداروں نے خصوصی رعایتی سیل بھی لگائی تھی کپڑے اور جوتے خریدے گئے۔ کئی بازاروں میں دکانداروں نے خصوصی رعایتی سیل بھی لگائی تھی جس سے خریداروں کی دلچسپی مزید بڑھ گئی۔ خواتین بھی بڑی تعداد میں گھریلو استعمال کی اشیاء، کراکری اور سجاوٹی سامان خریدنے میں مصروف دکھائی دیں۔ عید الاضحیٰ کے پیش نظر مرغ فروشوں اور قصابوں کی دکانوں پر بھی غیر معمولی بھیڑ دیکھنے کو ملی۔ کئی علاقوں میں لوگ لمبی قطاروں میں کھڑے ہوکر گوشت اور مرغ کی خریداری کرتے نظر آئے۔ بعض مقامات پر رش اس قدر زیادہ تھا کہ دکانوں کے باہر سڑکوں تک لوگوں کی لائنیں لگی ہوئی تھیں۔ شہر سرینگر کے کئی اہم علاقوں میں خریداروں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے باعث ٹریفک کی روانی بری طرح متاثر ہوئی۔ لال چوک، امیرا کدل، جہانگیر چوک، بٹہ مالو، نوگام اور دیگر مصروف علاقوں میں جگہ جگہ ٹریفک جام کے مناظر دیکھنے کو ملے۔ گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگنے سے مسافروں اور راہگیروں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ٹریفک پولیس اہلکار مختلف چوراہوں پر ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھنے کی کوششوں میں مصروف رہے، تاہم بازاروں میں غیر معمولی رش کے باعث صورتحال کئی مقامات پر قابو سے باہر دکھائی دی۔ سرینگر کے علاوہ اننت ناگ، بارہمولہ، کپواڑہ، پلوامہ، شوپیاں، گاندربل اور دیگر قصبوں میں بھی ٹریفک جام کے مناظر دیکھنے کو ملے جہاں عید خریداری کے لیے لوگوں کی بڑی تعداد بازاروں کا رخ کرتی رہی۔شہریوں کا کہنا تھا کہ عید الاضحیٰ مسلمانوں کا ایک اہم مذہبی تہوار ہے اور لوگ اپنے اہل خانہ کے لیے خریداری کو ترجیح دیتے ہیں، اسی لیے خراب موسم کے باوجود بازاروں میں غیر معمولی بھیڑ دیکھی جارہی ہے۔ دکانداروں نے بھی امید ظاہر کی کہ عید تک خریداری کا یہی سلسلہ جاری رہے گا جس سے کاروباری سرگرمیوں میں مزید اضافہ ہوگا۔اور لوگ اپنے اہل خانہ کے لیے خریداری کو ترجیح دیتے ہیں، اسی لیے خراب موسم کے باوجود بازاروں میں غیر معمولی بھیڑ دیکھی جارہی ہے۔ دکانداروں نے بھی امید ظاہر کی کہ عید تک خریداری کا یہی سلسلہ جاری رہے گا جس سے کاروباری

از نیابت گوم احمد پورہ
مضمون: درخواست منجانب Gh. Mohiudin ولد Gh. Mohd Ganai ساکنہ نولری تحصیل پٹن بارہمولہ نسبت
one and the same person certificate

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائل نے ایک درخواست نسبت اجرائی one and the same person certificate سرٹیفکیٹ جو کہ دفتر ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق رپورٹ پٹواری حلقہ و بیانات نمبردار وہ چوکیدار علاقہ سائل Gh. Mohiudin ولد Gh. Mohd Ganai موضع نولری پٹن بارہمولہ میں ہی مسلسل طور رہائش پذیر ہے۔ نیز سائل مذکور کو غلطی سے service record میں Gh. Mohiudin ولد Gh. Mohd Ganai کے بجائے Gh. Mohmad Ganai S/o Gh. Mohiuddin آیا ہے جبکہ مطابق اسکول ریکارڈ میں سائل مذکور کا اصل نام Gh. Mohd Ganai ولد Gh. Mohiudin ہی ہے اور یہ ایک ہی انسان ہے۔ سائل مذکور تحت one and the same person certificate حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب مسماۃ محفوظہ بیوہ امتیاز حسین خان ساکنہ گوم احمد پورہ تحصیل پٹن بارہمولہ نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق دختر خود دل آرام زینب و پسر خورد رضا محمد خان

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار وہ چوکیدار علاقہ سائلہ مذکورہ موضع گوم احمد پورہ میں ہی مسلسل طور رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق سکول ریکارڈ سائلہ مذکورہ کی دختر خود دل آرام زینب مورخہ 16/03/2016 و پسر خورد رضا محمد خان مورخہ 17/05/2020 کو پیدا ہوا ہے جسکے نسبت سائلہ مذکورہ اپنے اولادان کیلئے DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

THE JAMMU AND KASHMIR BOARD OF SCHOOL EDUCATION.

PUBLIC NOTICE

I have passed/appeared in SSE (Class 10th) Under Roll No. 107000128 session/year Oct-Nov 2025 through The Jammu and Kashmir Board of School Education. The error has been committed by the Parents/Institution against my Father's Caste as SHOWKAT ALI PARRA instead of SHOWKAT ALI PARA.

Now, I have applied for correction at The Jammu and Kashmir Board of School Education, New campus Bemina, Srinagar.

If any person has any objection in this regard may file the same in the office of the Assistant Secretary, Certificates Kashmir Division within seven (07) days from the date of publication of this notice, after the expiry of said period, no objection will be entertained.

This is published for the information of the general public

The correct particulars are mentioned as under.
Name: TAJAMUL HUSSAIN PARA.
Fathers Name: SHOWKAT ALI PARA.
Mothers Name: FAHMEEDA BEGUM.
DOB:29-05-2011.
Residence: NOORIPORA PATTAN.
Contact: 9622765313

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE SAMEER UL HAMID

1.SAMEER RASOOL S/O LATE GHULAM RASOOL R/O ALAMGARI BAZAR SHALLA BAGH ZADIBAL SGR.
[CAVEATORS]
Versus

Public at Large

...Non-Caveator's
In the matter of: Caveat Petition.
The caveators apprehend that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order, therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

GovernmentofJammu&Kashmir
OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER PW(R&B) DIVISION ZINPORA

NOTICEINVITINGTENDER
CIVILWORKS
SINGLECOVERSYSTEM(up to Rs.2.50Crores(
NITNo: Fresh 16/ZNP/RnB/e-Tendering/2026-27Dated: 25-05-2026

For and on behalf of the Lt. Governor, UT J&K, e-tenders (In single cover system(areinvited on Percentage basis from approved and eligible Contractors registered with J&K Govt.,CPWD, Railwaysandother State/CentralGovernmentsforthefollowing works-:

S. No	Name of Work	Major Head Of Account	Advertised cost nLacs(	Earnest Money Deposit (Rs(.	Classof Contractor	Time of Completion	Costof T/Doc	Technical sanction No. &Date
1	Minor Repair at Middle School Dachoo.	SAMAGRA	Adv. Cost without GST: 0.838 Adv. Cost with GST: 0.988	1976-/	DEE	20 Days	200-/	06/TS/SAMAGRA (PAB(of 2026-27 Dated: 11-04-2026
2	Minor Repair at Middle School Pargochi.	SAMAGRA	Adv. Cost without GST: 0.846 Adv. Cost with GST: 0.998	1996-/	DEE	20 Days	200-/	07/TS/SAMAGRA (PAB(of 2026-27 Dated: 11-04-2026
3	Minor Repair at Middle School Herman.	SAMAGRA	Adv. Cost without GST: 0.837 Adv. Cost with GST: 0.987	1974-/	DEE	20 Days	200-/	08/TS/SAMAGRA (PAB(of 2026-27 Dated: 11-04-2026

Positionoffunds-:Committed
Project Authority: Project Director, Samagra Shiksha J&K
AAA No. Date: 396-CHIRAG of 2026 Dated:04-02-2026
The Payment shall be made strictly as per the release of funds by the Competent authority.

1. TheBiddingdocumentsconsistingofqualifyinginformation,eligibilitycriteria,specifications,Drawings,billofquantities(B.O.Q.(Setoftermsandconditionsofcontract and other details can be seen/downloaded from the departmental website www.jktenders.gov.inasperscheduleofdatesgivenbelow-.

1	DateofIssueofTenderNotice	25-05-2026	
2	DocumentdownloadingStartDate.	25-05-2026	From6.00P.M
3	DocumentDownloadingEndDate.	04-06-2026	up to6:00P.M
4	BidsubmissionStartDate.	25-05-2026	From6.00P.M
5	BidSubmissionEndDate.	04-06-2026	Up to 6:00P.M
6	Date&timeofopeningofBids(Online(	05-06-2026	at12.30P.M

1. Bids must be accompanied by a Treasury Challan (dated between the bid start date and the Bid Submission End date(deposited in M.H. 0059 PWD in the name of Executive Engineer R&B Division Zainpora (tender inviting authority(as the cost of the tender document.

Note -:The Date of Treasury Challan must be between the date of start of bid and Bid Submission End date. Any deviation shall render the bidder as Non-responsive.

1.1 At the time of tendering, all bidders must upload earnest money/bid security equal to 2 %of the Advertised Cost in the form of CDR/FDR/BG pledged to the tender receiving authority, i.e. Executive Engineer R&B Division Zainpora. The successful bidder will have to provide Performance Security @ 5 %at the time of contract award, strictly in accordance with the Government's circular instructions from time to time. The earnest money/bid security of 2 % will be released to the successful bidder only after the submission of a Performance Security of 5 %of the Bid Cost, which will be released after successful completion of the DLP/Maintenance Period beyond 60 Days.

No: R&B/ZNP/DIV/NIT/923-33 Dt:25-05-2026

Sd/-Er. H.M Jahangir
Executive Engineer
R&B DivisionZainpora

DIPK No:1591/26

رینبو ڈائیٹ کے فوائد کیا ہیں؟

رینبو ڈائیٹ جیسا کہ نام سے ظاہر ہوتا ہے ایک غذا ہے جس میں کھانے کی رنگین قسمیں شامل ہیں، رینبو ڈائیٹ کا مقصد شعوری طور پر مختلف قسم کے پھلوں اور سبزیوں کو اپنی خوراک میں شامل کرنا ہے، زیادہ تر جنک فوڈز اور پراسیسڈ فوڈز میں ان رنگوں کی کمی ہوتی ہے کیونکہ ان میں اکثر پھل یا سبزیاں بالکل شامل نہیں ہوتی ہیں۔ یہاں ماہرین بتا رہے ہیں کہ ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ کس طرح اپنے لیے رینبو ڈائیٹ ڈیزائن کر سکتے ہیں اور ساتھ ہی اس رنگین ڈائیٹ کے فوائد بھی بتا رہے ہیں۔ رینبو ڈائیٹ کو کیسے ڈیزائن کریں؟ رینبو ڈائیٹ کے فوائد کیا ہیں؟ سرخ: سرخ روزمرہ کے پھلوں اور سبزیوں میں ایک بہت عام رنگ ہے۔ آسانی سے دستیاب سرخ سبزیوں کی کچھ مثالیں ٹماٹر، سرخ شملہ مرچ، چقندر، شکرقندی، سرخ گوبھی، سرخ مولی اور سرخ مرچیں ہیں۔ ایک دن میں ان سبزیوں میں سے صرف **2** سے **3** کا مجموعہ آپ کو مختلف غذائی اجزاء اور اینٹی آکسیڈنٹ جیسے وٹامنز، آئرن، لائکوپین، مینگنیز وغیرہ فراہم کر سکتا ہے۔

سرخ رنگ کے پھلوں کی کچھ مثالیں اسٹرابیری، تربوز، بیر، رسبری، سیب، چیری، انار وغیرہ ہیں۔ یہ پھل ہمیں فائبر اور کافی ہائیڈریشن کے ساتھ غذائی اجزاء بھی فراہم کرتے ہیں۔ سبز: سبز رنگ کی سبزیاں ایک اور مقبول سبزی ہیں، سب سے زیادہ عام سبز رنگ کی سبزیاں پالک، بروکولی، مٹر، سبز پھلیاں، بند گوبھی، شملہ مرچ، کھیرا، دھنیا، ایواکاڈو، بھنڈی وغیرہ ہیں۔ ان میں سے بہت سی سبزیاں مصلوب سبزیاں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ سبزیوں کے ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور ان میں اکثر آئرن کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ سمر ڈائیٹ پلان کیلئے بہترین مشروبات آئرن سے بھرپور غذا ہمارے جسم میں ہیموگلوبن کی مناسب سطح کو برقرار رکھنے میں بہت سے دوسرے فوائد کے ساتھ مدد کرتی ہے۔ ان کا شمار انتہائی غذائیت سے بھرپور سبزیوں میں بھی ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ آپ اپنی غذا میں کچھ سبز پھل بھی شامل کر سکتے ہیں جیسے ناشپاتی، کیوی، سبز سیب، سبز انگور، امرود اور بہت کچھ۔ پیلا: پیلے رنگ کے کھانے کو اپنی خوراک میں شامل کرنے سے ان کی غذائیت میں اضافہ ہوتا ہے اور آپ کی خوراک کو ایک متحرک اور چمکدار رنگ بھی ملتا ہے۔ کچھ عام پیلی سبزیوں میں پیلی شملہ مرچ، مکئی، لیموں اور بہت سی چیزیں شامل ہیں۔ وزن کم کرنے والی روٹیاں کونسی ہیں؟ ان کے ساتھ کچھ زرد رنگ کے پھل جن کو آپ اپنی غذا میں شامل کر سکتے ہیں وہ ہیں کیلا، انناس، آم، پپیتا، پیلا ناشپاتی، وغیرہ۔ ان پھلوں اور سبزیوں میں پوٹاشیم، وٹامنز کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اور آپ کے جسم کو بہتر بنانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ نیلا/ جامنی: پھلوں اور سبزیوں کا یہ گروپ آپ کی خوراک کو گہرا رنگ دیتا ہے، جامنی رنگ کی کچھ زیادہ عام سبزیاں بینگن، پیاز، جامنی بند گوبھی، جامنی گوبھی، وغیرہ ہیں۔ جامنی/ نیلے رنگ کے پھلوں کی چند مثالیں ہیں بلیو بیری، بلیک بیری، جامنی انگور، کشمش وغیرہ۔ اگرچہ بینگن اور پیاز ہی عام طور پر دستیاب اور کھائی جانے والی جامنی رنگ کی سبزیاں ہیں لیکن آپ اپنی خوراک میں پیاز کو شامل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ پیاز کو ایک سپر فوڈ سمجھا جاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں بہت زیادہ غذائیت ہے۔ نارنجی: سرخ پھلوں اور سبزیوں کی طرح، زیادہ تر نارنجی پھلوں اور سبزیوں میں اینٹی آکسیڈنٹس کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ نارنجی رنگ کی کچھ سب سے عام سبزیاں ہیں نارنجی شملہ مرچ، گاجر، شکرقندی، کدو وغیرہ۔ گڑ یا شہد میں سے کیا صحت مند ہے؟ ان کے ساتھ نارنجی رنگ کے کچھ پھل جو آپ اپنی خوراک میں شامل کر سکتے ہیں وہ ہیں نارنجی، خوبانی، آڑو وغیرہ، یہ وٹامنز، اینٹی آکسیڈنٹس اور دیگر مفید غذائی اجزاء کا بہترین ذریعہ ہیں۔ سفید: اگرچہ سفید رنگ قوس قزح میں پایا جانے والا رنگ نہیں ہے لیکن یہ قوس قزح کی خوراک کا ایک لازمی حصہ ہے۔ سب سے زیادہ استعمال ہونے والی سفید سبزیوں میں سے ایک لہسن ہے۔ لہسن ایک اور سپر فوڈ ہے اور یہ غذائی اجزاء اور اینٹی آکسیڈنٹس سے بھرپور ہے۔ اس میں جسم کے لیے فوائد کی ایک نہ ختم ہونے والی فہرست ہے اور اسے عام طور پر کھانوں میں ذائقے کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ کچھ دوسری سفید سبزیاں مشروم، پیاز، گوبھی، مولی وغیرہ۔ اس کے ساتھ کچھ عام سفید پھل ہیں ناریل، لیچی وغیرہ۔

موٹاپا کم کرنے والی 'انقلابی دوا' تیار کر لی گئی

ایک نئی دوا پر تین مرحلوں میں تحقیق کی گئی جس کے بعد انقلابی نتائج سامنے آئے ہیں۔ اس نئی دوا کی تیاری اور اس پر تحقیق کا کام بین الاقوامی ادویہ ساز کمپنی نے دنیا کے **9** مختلف ممالک میں کیا ہے۔ تحقیق کے تیسرے مرحلے میں **2500** سے زائد افراد نے حصہ لیا جن کا وزن تقریباً **105** کلو گرام تھا۔ ان تمام افراد کو **4** حصوں میں تقسیم کیا گیا، ایک گروپ کو ہفتے میں ایک بار اس دوا کی **5** ملی گرام مقدار بذریعہ انجکشن دی گئی۔ دوسرے گروپ کو دوا کی **10** ملی گرام مقدار فی ہفتہ دی گئی اور تیسرے گروپ کو **15** ملی گرام فی ہفتہ دوا دی گئی۔ جبکہ چوتھے گروپ کے افراد کو ایک جعلی دوا دی گئی، لیکن یہ بتانا ضروری ہے کہ یہ جعلی دوا صحت کے لیے نقصان دہ بالکل بھی نہیں تھی۔ اس دوران تحقیق کا حصہ بننے والے تمام افراد کو یہ ہدایت بھی کی گئی تھی کہ وہ اپنی خوراک اور ورزش کا بھی خیال رکھیں، یہ سلسلہ تقریباً ایک سال **5** مہینے چلتا رہا۔ یہ ٹرائل مکمل ہونے پر انقلابی نتائج سامنے آئے، جعلی دوا لینے والے گروپ کے افراد کا اس دوران صرف **2.4** فیصد وزن کم ہوا۔ ہر ہفتہ صرف **5** ملی گرام یہ نئی دوا لینے والے گروپ کے افراد کے وزن میں **16** فیصد کی آئی۔ جبکہ **15** ملی گرام فی ہفتہ یہ دوا لینے والے گروپ کے افراد کا وزن **22.5** فیصد کم ہوا۔ کمپنی کو امید ہے کہ تحقیق کے نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکزی امریکی ادارہ برائے غذا و ادویہ اس دوا کو موٹاپے میں کمی کی دوا کے طور پر منظور کر لے گا۔ **15** ملی گرام فی ہفتہ یہ دوا لینے والے گروپ کے افراد کا وزن **22.5** فیصد کم ہوا۔ کمپنی کو امید ہے کہ تحقیق کے نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکزی امریکی ادارہ برائے غذا و ادویہ اس دوا کو موٹاپے میں کمی کی دوا کے طور پر منظور کر لے گا۔

سمر ڈائیٹ پلان کیلئے بہترین مشروبات

گرمیوں کے مہینے آپ میں سے کچھ کے لیے بہت تھکا دینے والے ہو سکتے ہیں اور ہائیڈریٹ رہنا ان مہینوں کے دوران اپنے آپ کو جوان رکھنے کے سب سے اہم طریقوں میں سے ایک ہے لیکن صرف پانی پینا کافی نہیں ہے۔ آپ کو وقتاً فوقتاً کچھ نمکیات اور غذائی اجزاء کے ساتھ اپنے جسم کو چست رکھنے کی بھی ضرورت ہے۔ اپنے جسم کی غذائیت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے، آپ مخصوص جوس کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ یہاں موسم گرما کے مشروبات کی فہرست ہے جو آپ کے کام آئیں گی۔ لہٰذا، صحت مند مشروبات کی حیرت انگیز درجہ بندی کے ساتھ گرمی کو شکست دیں اور ہیٹ اسٹروک اور پانی کی کمی کو روکیں۔ موسم گرما کی خاص مشروبات: سمر ڈائیٹ پلان کیلئے بہترین مشروبات، ا) ستو کا شربت: ستو توانائی کا پاور ہاؤس ہے۔ یہ پروٹین، فائبر سے بھرپور ہے اور قدرتی کولنگ ایجنٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ ذیابیطس کے مریضوں کے لیے ایک بہترین آپشن ہے اور ورزش کے بعد کے مشروب کے طور پر بھی بہت اچھا کام کرتا ہے۔ تخی: تخی کو لیموتیڈ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، یہ موسم گرما کا ایک ذائقہ دار ٹھنڈا مشروب ہے جو وٹامن سی سے بھرپور ہوتا ہے۔ چھاچھ: سال کے اس وقت میں چھاچھ کا ہونا ضروری ہے۔ عام طور پر کھانے کے بعد اسے دہی، پانی اور مصالحے جیسے کالی مرچ، نمک، ادرک، زیرہ وغیرہ کا استعمال کر کے بنایا جاتا ہے۔ یہ پانی کی کمی سے لڑتا ہے اور بہتر ہاضمے میں مدد کرتا ہے۔ گڑ یا شہد میں سے کیا صحت مند ہے؟ کھیرے کا جوس: کھیرے کا جوس وٹامنز، معدنیات اور فائبر جیسے غذائی اجزاء سے بھرپور ہوتا ہے۔ اس میں اینٹی آکسیڈنٹ خصوصیات بھی ہوتی ہیں جو آزاد ریڈیکلز کے خلاف لڑنے میں مدد دیتی ہیں اور وزن کم کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ ناریل کا پانی: ناریل کا پانی، پانی کی کمی، تھکاوٹ اور تناؤ کو روکنے میں مدد کرتا ہے۔ تیزابیت کے مسائل میں مبتلا افراد کے لیے یہ بہترین آپشن ہے۔ یہ چمکدار جلد کے لیے بھی اچھا ہے۔

موسم گرما میں ذیابطیس کے مریضوں کیلئے بہترین مشروبات، پھل، سبزیاں

ذیابطیس کے مریضوں کے لیے احتیاط سے غذا لینے کی ضرورت ہوتی ہے، خاص طور پر گرمیوں میں جب دن لمبے ہوتے ہیں اور زیادہ درجہ حرارت اور نمی آپ کے خون میں شوگر کی سطح پر منفی اثر ڈال سکتی ہے۔ اچھی طرح سے ہائیڈریٹ ہونا، نشاستہ دار کھانوں سے پرہیز اور زیادہ فائبر والی غذا ذیابطیس کے شکار لوگوں کو گرم موسم میں صحت مند رہنے میں مدد دے سکتی ہے۔ پانی کی مناسب مقدار کے علاوہ ناریل کا پانی اور کھیرے کا جوس گرمیوں کی خوراک میں صحت بخش اضافہ ہیں، رمیوں میں تازہ سبزیوں کا سلاد مفید ہوتا ہے جبکہ کیلے، سیب اور بیر جیسے پھل بھی آپ کے موسم گرما کے ساتھی ہو سکتے ہیں۔ ذیابطیس کے مریضوں کیلئے کونسے پھل مفید ہیں؟ یہاں ماہرین غذائیت نے ذیابطیس کے مریضوں کے لیے موسم سرما کی مفید مشروبات، پھل اور سبزیاں بتائی ہیں۔ مشروبات: شوگر فری لیموں پانی۔، ناریل پانی تازہ پھلوں کا جوس۔ ہربل چائے۔ سبز یا کالی شکر کے بغیر چائے۔ کھیرے کا جوس

ہائیڈریٹ رہنا ہر ایک کے لیے ضروری ہے، خاص طور پر اگر آپ ذیابطیس کے مریض ہیں، پانی کی کمی خون میں شوگر کی سطح کو بری طرح متاثر کر سکتی ہے۔ پانی ہاضمے میں بھی مدد کرتا ہے، جسم سے فضلہ کو صاف کرتا ہے اور بہت کچھ۔ پانی کی کمی کسی کی جسمانی صلاحیت اور دماغ کے کام کرنے کی صلاحیت کو نمایاں طور پر کم کر سکتی ہے۔

سبزیاں:۔ پالک۔ بروکولی۔ چقندر۔ گوبھی۔ پھلیاں

ذیابطیس کے مریضوں کے لیے، غیر نشاستہ دار غذاوں کا استعمال اس بات کو یقینی بنائے گا کہ خون میں شوگر کی سطح کو بہتر طریقے سے منظم کیا جائے۔

ذیابطیس کے مریضوں کیلئے پھل کھانے کا بہترین وقت کونسا ہے؟

سبزیاں اور نشاستہ دار سبزیاں صحیح خوراک پیش کرتی ہیں، جو ورزش کے ساتھ ساتھ صحت مند طرز زندگی بنانے میں مدد دیتی ہیں۔ فائبر کی مقدار زیادہ ہونے کی وجہ سے تازہ سبزیاں بلڈ شوگر کی سطح کو کنٹرول میں رکھنے میں مدد کرتی ہیں۔ پھل:۔۔ اسٹرابیری۔ بلیک بیریز۔ بلیو بیریز۔ نارنجی۔ آڑو۔ بیر۔ ناشپاتی

ان کے کم سے درمیانے درجے کے گلیسیمک انڈیکس کی وجہ سے، زیادہ تر تازہ پھل خون میں گلوکوز کی سطح میں تیزی سے اضافے کا سبب نہیں بنتے ہیں جیسا کہ کاربوہائیڈریٹ پر مشتمل کھانے کی اشیاء، جیسے روٹی۔ آپ کی گرمیوں کی خوراک میں کم کارب، فائبر سے بھرپور پھل جیسے کیلے، سیب اور یہاں تک کہ بیر کو شامل کرنا حیرت انگیز کام کرے گا۔

پھلوں، سبزیوں کے جوس کا
استعمال بڑھتی عمر کے اثرات روکنے میں معاون ہے، ماہرین صحت

ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ ہم عمر بڑھنے کے عمل کو نہیں روک سکتے، جیسے جیسے ہماری عمر بڑھتی ہے، اپنے جسم اور ظاہری شکل وصورت میں تبدیلی دیکھتے ہیں۔ اس عمل کے نتیجے میں جلد اپنی تروتازگی اور نرمی کھونے لگتی ہے، جسم میں قوت مدافعت کم ہونے لگتی ہے، لیکن اگر ہم تازہ پھل اور سبزیاں استعمال کریں تو پھر اس بڑھتی عمر کے اثرات کو کافی حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔ اس حوالے سے متعدد پھل اور سبزیاں اپنے اندر اینٹی آکسیڈنٹس، معدنیات، اور حیاتین رکھتی ہیں جو کہ جسم کے اندر اور باہر بڑھتی عمر سے پڑنے والے اثرات کو کم کرنے میں مدد دینے کے ساتھ ساتھ جلد کو تروتازہ بناتی ہیں۔ آیئے اس سلسلے میں چند پھلوں کے جوس کے حوالے سے آپ کو آگاہ کرتے ہیں۔ گاجر اور چقندر کا جوس: چقندر غذائی اجزا سے بھرپور ہوتا ہے، جس میں پوٹاشیم، زنک، فولاد، فولک ایسڈ، میگنیز اور وٹامن سی شامل ہے اور یہ تمام اجزا خون کو صاف کرنے اور جلد کو صحت مند رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں جبکہ دوسری جانب گاجر میں وٹامن اے ہوتا ہے جو کہ کیل مہاسوں کو ختم کرنے کے ساتھ جلد کی رنگت کو صاف اور اسے شفاف بناتا ہے، مجموعی طور پر یہ جوس جلد کے لیے نہایت ہی مفید ہے۔ انار کا جوس: انار میں یہ خصوصیت ہے کہ یہ خون کو صاف کر کے جسم کو صحت مند رکھتا ہے، یہ بڑھتی عمر کے اثرات کو زائل کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے اور خلیوں کو دوبارہ بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے جو کہ جلد کو تروتازہ رکھنے میں معاون ہوتا ہے۔ پالک کا جوس: پالک کے سبز پتوں کا جوس تو ہماری صحت اور جلد کے لیے انتہائی مفید ہوتا ہے، اس میں فولاد اور وٹامن وافر مقدار میں ہوتا ہے جو کہ جلد کو نرم و گداز اور شفاف بناتا ہے، اس میں وٹامن سی، ای اور میگنیز کافی مقدار میں ہوتا ہے، اس کے علاوہ یہ بھی اینٹی آکسیڈنٹس ہوتا ہے، جو کہ جلد کے لیے مفید ہوتے ہیں۔ پپیتے کا جوس: پپیتے میں ایک انزائم پاپین ہوتا ہے جو کہ جلد پر پڑنے والے داغ دھبوں کو ختم کرنے کے ساتھ اسے شفاف بناتا ہے۔ ٹماٹر کا جوس: ٹماٹر کا جوس بھی اینٹی آکسیڈنٹس اجزا پر مشتمل ہوتا ہے یہ بھی قبل از وقت بڑھتی عمر کے اثرات جیسے کہ جھریوں کو پڑنے سے روکنے کے ساتھ ہمیں جواں اور توانا رکھتا ہے، اس کے علاوہ یہ بھی رنگت کو صاف کرتا ہے۔

زندگی بڑھانے والی غذاوں کی نئی فہرست

ماہرین صحت نے ایسی غذاوں کی نئی فہرست جاری کی ہے جو انسان کو صحت مند رکھنے اور اس کی عمر میں اضافہ کر سکتی ہیں۔ موت برحق ہے اور موت کے مقررہ وقت کے بارے میں کوئی پیشگوئی بھی نہیں کی جا سکتی لیکن اس دنیا میں ایسی غذائیں ضرور موجود ہیں جن کے استعمال سے انسان تندرست رہتا ہے اور عمر بھی بڑھ سکتی ہے۔ اس حوالے سے یونیورسٹی آف وسکانسن کی پروفیسر روزالین اینڈرسن نے غذا اور طویل زندگی کے سائنسی لٹریچر کا تفصیلی جائزہ لیا ہے، اس مطالعے میں جین، غذائیت، بھوک اور دیگر اہم امور کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اس مطالعے میں حشرات، چوپایوں اور سو برس سے اوپر زندہ رہنے والے جانداروں کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ اس طویل مطالعے کے بعد ایسی غذاوں کی نئی فہرست جاری کی جو کہ زندگی بڑھانے میں مددگار ثابت ہوں، اس فہرست میں مندرجہ ذیل غذائیں شامل ہیں: **1** - اناج **2** - دالیں **3** - موسمی پھل **4** - گری دار میوے (بادام، پستے، اخروٹ اور دیگر طرح کے مغزیات) **5** - زیتون کا تیل **6** - گہری رنگت والی چاکلیٹ پھل کھائیں، وزن بڑھائیں اس فہرست کو جاری کرتے ہوئے ماہرین صحت نے ان غذاوں کے استعمال میں وقفہ دینے پر بھی زور دیا ہے یعنی کہ ہر **3** سے **4** ماہ کے بعد پانچ روز تک **12** گھنٹے کچھ بھی نہ کھایا جائے تو اس سے زیادہ اچھے نتائج سامنے آئیں گے۔ اس کے علاوہ ماہرین نے اپنے بلڈ پریشر اور کولیسٹرول پر بھی نظر رکھنے کی ہدایت کی ہے۔ یہ تحقیق مشہور سائنسی جرنل سیل (**Cell**) میں شائع ہوئی ہے۔

گڑ یا شہد میں سے کیا صحت مند ہے؟

چینی کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے کہ چینی آپ کی صحت کے لیے اچھی نہیں ہے، یہ میٹھی کھانے کی چیز آپ کے جسم پر واقعی نقصان دہ اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ موٹاپے، دل کی بیماری یا ذیابیطس کے خطرات سے، یہ خیال کیا جاتا ہے کہ چینی آپ کے دانتوں، اور مدافعتی نظام کو متاثر کرتی ہے اور بڑھاپے کو بھی تیز کرتی ہے۔ چینی آپ کی جلد کے لیے بھی اچھی نہیں ہے اور، پھر کچھ لوگ محسوس کرتے ہیں کہ وہ چینی کے لیے کچھ متبادل استعمال کر سکتے ہیں جیسے گڑ یا شہد۔ تاہم، اس بارے میں ایک عام الجھن پیدا ہوئی ہے کہ شہد صحت بخش ہے یا گڑ۔ اس حوالے سے ماہرین غذائیت کا کہنا ہے کہ کوئی بھی شوگر چینی ہوتی ہے، چاہے وہ شہد ہو، گڑ، گنے کی شکر، کھجور کی شکر، تمام چینی پروٹین کے مالیکیولز کے ساتھ منسلک ہو جائیں گی اور ان کے نتیجے میں پیشگی گلائیکیشن ختم ہونے والی مصنوعات پیدا ہوں گی، یہ زہریلے فری ریڈیکلز ہیں جو کہ جلد کو نقصان پہنچائیں گے۔ وزن کم کرنے والی روٹیاں کونسی ہیں؟ انہوں نے مزید کہا کہ اس کے علاوہ چینی **IGF1** کی سطح کو بڑھا سکتی ہے جو مہاسوں کا سبب بن سکتی ہے لہٰذا شہد یا گڑ ایک جیسا ہے۔ ماہرین اکثر مشورہ دیتے ہیں کہ اگر ہم جوان جلد حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چینی کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے اور جو لوگ بڑھتی عمر کو چھپانا چاہتے ہیں، انہیں چینی سے دور رہنا چاہیے، بشمول گنے کی شکر، نارمل چینی، گڑ۔ بنیادی طور پر، ہر قسم کی چینی سے پرہیز کریں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

جوفرا آرچر کی آل راؤنڈ کارکردگی، راجستھان رائلز ایلیمینیٹر میں پہنچ گئی

نئی دہلی (ایم این این): انگلش فاسٹ بولر جوفرا آرچر کی شاندار آل راؤنڈ کارکردگی (۳۲ر رنز اور ۱۷ر رنز کے عوض ۳ر وکٹ) کی بدولت راجستھان رائلز نے آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کے ۶۹ر ویں میچ میں ممبئی انڈینز کو ۳۰ر رنز سے شکست دے دی۔ اس فتح کے ساتھ ہی راجستھان رائلز نے سن رائزرز حیدر آباد کے خلاف ایلیمینیٹر مقابلے کے لیے اپنا ٹکٹ بک کر لیا ہے، جبکہ پنجاب کنگز اور کولکاتا نائٹ رائیڈرز پلے آف کی دوڑ سے باہر ہو گئی ہیں۔ ۲۰۶ر رنز کے بڑے ہدف کے تعاقب میں ممبئی انڈینز کا آغاز انتہائی تباہ کن رہا۔ جوفرا آرچر نے پہلے ہی اوور میں روہت شرما کو کھاتہ کھولے بغیر پویلین بھیج دیا اور پھر تیسرے اوور میں نمن دھیر (۶) کو کلین بولڈ کر دیا۔ ناندرے برگر اور برجیش شرما نے جلد ہی مزید دو وکٹ لے کر ممبئی کا اسکور ۴ر وکٹوں پر ۳۰ر رنز کر دیا۔ ممبئی کے کپتان ہاردک پانڈیا نے ۱۵ر گیندوں پر ۳۴ر رنز (۳ر چوکے، ۲ر چھکے) بنا کر جوابی حملہ کیا، لیکن آرچر نے انہیں ۱۶ر ویں اوور میں آؤٹ کر کے ممبئی کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ سوریہ کمار یادو نے ۴۲ر گیندوں پر ۶۰ر رنز (۴ر چھکے، ۳ر چوکے) کی اننگز کھیل کر مزاحمت جاری رکھی، تاہم ناندرے برگر نے انہیں آؤٹ کر کے ممبئی کی شکست یقینی بنا دی۔ ممبئی کی ٹیم مقررہ ۲۰ر اوورز میں ۹ر وکٹوں پر صرف ۱۷۵ر رنز بنا سکی۔ راجستھان کی جانب سے جوفرا آرچر نے ۳ر جبکہ ناندرے برگر، یش پنجا اور برجیش شرما نے ۲، ۲ر وکٹیں حاصل کیں۔

''ثاقب اور ملنگا سے بہت کچھ سیکھ رہا ہوں''

نئی دہلی (ایم این این): پیٹ کمنز دنیا کے خطرناک ترین تیز گیند بازوں میں شمار کیے جاتے ہیں لیکن انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کے دوران انہوں نے سن رائزرس حیدر آباد کے اپنے ساتھی گیند بازوں سے کافی کچھ سیکھا ہے۔ کمنز نے خاص طور پر ایشان ملنگا اور ثاقب حسین کا ذکر کیا، جنہوں نے پورے سیزن میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ملنگا حیدر آباد کے سب سے کامیاب وکٹ لینے والے گیند باز رہے ہیں، جنہوں نے ۱۴ر میچوں میں ۱۹ر وکٹ حاصل کئے جبکہ پہلا سیزن کھیلنے والے ثاقب حسین نے ۱۰ر میچوں میں ۱۵ر وکٹیں اپنے نام کر چکے ہیں۔ یہ بھی پڑھئے: حیدر آباد اور بنگلور کے درمیان ٹاپ پوزیشن کیلئے جنگ! یاد رہے کہ گزشتہ شب بنگلور کے خلاف سن رائزرس حیدر آباد کی ۵۵ر رنوں کی کامیابی میں ان دونوں گیند بازوں نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ بنگلور کے ہدف کے تعاقب کے دوران دونوں نے اپنی سلو گیندوں کا شاندار استعمال کیا اور مل کر ۸ر اوور میں ۶۳ر رن دے کر ۳ر وکٹیں حاصل کیں۔ ملنگا اور ثاقب نے پاور پلے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ دونوں نے ابتدائی ۶ر اوور میں ۳ر اوور ڈالے اور ایک ایک وکٹ حاصل کر کے بنگلور کی جارحانہ شروعات پر بریک لگا دیا۔ میچ کے بعد کپتان پیٹ کمنز نے کہا ''دونوں لاجواب رہے ہیں، میں نے بھی ان سے کافی کچھ سیکھا ہے۔ خاص طور پر ایشان نے پورے سیزن میں جس انداز سے گیند بازی کی، پاور پلے میں ان کی سلو گیندیں اور مختلف انداز کمال کے رہے ہیں۔'' انہوں نے کہا ''پھر ثاقب بھی ہیں، ایسے گیند باز کپتان کیلئے کسی خواب سے کم نہیں اس جیت کے بعد سن رائزرس حیدر آباد نے لیگ مرحلے کا اختتام ۱۸ر پوائنٹس کے ساتھ کیا، لیکن بہتر نیٹ رن ریٹ کی بنیاد پر گجرات ٹائٹنس اور رائل چیلنجرس بنگلور سرفہرست دو مقامات پر رہے۔

اسمرتی مندھانا کو یقین،
ہندوستان ٹی 20 ورلڈکپ میں اپنی جیت کا تسلسل برقرار رکھے گا

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستانی ٹیم آئی سی سی ویمنز ٹی ۲۰ر ورلڈ کپ میں ایسے وقت میں قدم رکھ رہی ہے جب آئی سی سی ویمنز کرکٹ ورلڈ کپ کا خطاب جیتنے کی یادیں ابھی تازہ ہیں، جبکہ حال ہی میں آسٹریلیا میں ٹی ۲۰ر سیریز میں ملنے والی جیت نے ٹیم کے حوصلوں کو مزید بلند کر دیا ہے۔ اسٹار بلے باز اسمرتی مندھانا کا ماننا ہے کہ ٹیم میں اس تسلسل کو عالمی ایونٹ میں برقرار رکھنے کی بھوک اور عزم موجود ہے، کیونکہ ہندوستان ایک اور آئی سی سی ٹائٹل اپنے نام کرنے کی کوشش میں ہے۔ مندھانا نے بی سی سی آئی ٹی وی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''یقینی طور پر، ہم اپنی اچھی فارم کو جاری رکھنا چاہیں گے، خاص طور پر ورلڈ کپ کے ۵۰ر اوور کے فارمیٹ میں ملنے والی کامیابی کے بعد۔ اور پھر، یقیناً ڈبلیو پی ایل (ویمنز پریمیئر لیگ) بھی بہت سے کھلاڑیوں کے لیے اچھا تجربہ ثابت ہوا، اور اس کے ساتھ آسٹریلیا میں ٹی ٹوئنٹی سیریز بھی کارآمد رہی۔'' انہوں نے مزید کہا ''کرکٹ میں سب سے اہم بات یہ ہوتی ہے کہ آپ دوبارہ کیسے شروعات کرتے ہیں۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ کسی بھی چیز سے بڑھ کر، اس ٹیم میں جیت کی بڑی بھوک ہے۔ ہر کوئی صحیح چیزیں کرنے کے لیے بہت پرعزم نظر آ رہا ہے۔'' پچھلے کچھ سال میں، ہندوستان نے پاور ہٹنگ (جارحانہ بلے بازی) کے شعبے میں نمایاں بہتری کی ہے۔ ریچا گھوش، شفالی ورما اور خود کپتان ہرمن پریت کور جیسی کھلاڑیوں نے اپنی جارحانہ شاٹس کی بدولت نام کمایا ہے۔ اس نڈر انداز نے اسمرتی مندھانا جیسی بلے بازوں کو بھی حوصلہ دیا ہے، اور اب ہندوستان کا بیٹنگ آرڈر ٹی ٹوئنٹی فارمیٹ میں پہلے سے کہیں زیادہ گہرائی اور جارحانہ ارادے کا حامل نظر آتا ہے۔ مندھانا نے کہا کہ ''ٹاپ آرڈر بلے باز کے طور پر مجھے بہت اچھا لگتا ہے کہ ہمارے پاس بعد میں آنے والے کئی پاور ہٹرز موجود ہیں۔ اب ہم کریز پر سیٹ ہونے کے لیے اپنا وقت لے سکتے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا ''پہلے یہ ہندوستانی ٹیم کی روایتی طاقت نہیں تھی،

ممبئی صرف خواب نہیں دکھاتا بلکہ انہیں پورا کرنے کی طاقت بھی دیتا ہے: شریا

نئی دہلی (ایم این این): ممبئی کے نیشنل گیلری آف ماڈرن آرٹ (این جی ایم اے) میں منعقدہ یونیسکو کریئیٹو سٹی فلم ایونٹ میں اداکارہ شریا سرن نے فلم انڈسٹری، شہر ممبئی اور اپنے کیریئر کے بارے میں گفتگو کی۔ اس دوران انہوں نے مراٹھی اور ہندی سنیما کے بدلتے دور، او ٹی ٹی پلیٹ فارمز کے بڑھتے اثرات اور فنکاروں کو ملنے والے نئے مواقع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ شریا نے کہا کہ ممبئی ان کے لیے صرف ایک شہر نہیں بلکہ ایک جذبہ ہے، جس نے لاکھوں لوگوں کو خواب دیکھنے اور انہیں پورا کرنے کا حوصلہ دیا ہے۔ ایک انٹرویو کے دوران شریا سرن نے کہا ''ممبئی میری جنم بھومی اور کرم بھومی دونوں ہے۔ این جی ایم اے جیسے باوقار پلیٹ فارم پر ممبئی کو یونیسکو سٹی آف فلم کے طور پر منانا میرے لیے بے حد فخر کی بات ہے۔ لوگ اکثر ممبئی کو خوابوں کا شہر کہتے ہیں، لیکن یہ شہر صرف خواب نہیں دکھاتا بلکہ انہیں پورا کرنے کی طاقت بھی دیتا ہے۔ اس شہر نے بے شمار فنکاروں کو اپنی پہچان بنانے کا موقع فراہم کیا ہے۔'' شریا نے اپنے والد کا ذکر کرتے ہوئے کہا ''میرے والد گزشتہ ۶۰ر برس سے سنیما سے وابستہ ہیں اور انہوں نے مراٹھی فلم انڈسٹری میں بڑا تعاون دیا ہے۔ میں اپنے والدین سے مسلسل متاثر ہوتی ہوں۔ لوگ اکثر سوچتے ہیں کہ فنکاروں کا کیریئر صرف چند برسوں تک ہوتا ہے،

موڈی نے اشارہ دیا، پنت کی کپتانی پر غور ہوگا

نئی دہلی (ایم این این): لکھنؤ سپر جائنٹس (ایل ایس جی) آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کی ٹیبل میں نیچے سے دوسرے نمبر پر رہنے کے بعد ٹیم کی لیڈرشپ میں تبدیلی پر غور کر سکتی ہے۔ ٹیم ۲۰۲۵ء میں بھی ساتویں نمبر پر رہی تھی۔ ایل ایس جی کے گلوبل ڈائریکٹر آف کرکٹ ٹام موڈی نے سیزن ختم ہونے کے بعد کہا کہ ٹیم کو کپتانی کے پہلو پر سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا۔ رشبھ پنت کی کپتانی میں ایل ایس جی نے ۲۸ر میچوں میں صرف ۱۰ر کامیابی حاصل کی اور ۱۸ر مقابلے ہارے۔ پنجاب کنگز سے ہار کے بعد پریس کانفرنس میں موڈی نے کہا ''کپتانی کے نقطہ نظر سے دیکھیں تو پنت کے لیے یہ چیلنجنگ رہا ہے اور نتائج بھی یہی دکھاتے ہیں۔ آپ کو یہ بھی سوچنا پڑتا ہے کہ کیا کپتانی کا دباؤ ان کی بلے بازی میں بھی دکھائی دے رہا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ سیزن ہمارے لیے مشکل رہا، لیکن ہم اس پر وقت لے کر سوچیں گے۔ ہر چیز پر غور کریں گے۔ لیکن یہ صاف ہے کہ ہم اپنی امیدوں یا اپنے طے شدہ معیار تک نہیں پہنچ پائے۔ فرنچائزی کی لیڈرشپ کو لے کر ہم مستقبل کے بارے میں سنجیدگی سے غور کریں گے۔ ہر شعبے کی طرح، جب آپ کسی سیزن کا جائزہ لیتے ہیں، تو کئی فیصلے کرنے پڑتے ہیں، اور فی الحال ایسا لگ رہا ہے کہ ہمیں ری سیٹ (دوبارہ شروعات) پر غور کرنا ہوگا۔'' پنت نے ۲۰۱۸ء میں ۱۷۳٫۶۰ر کے اسٹرائیک ریٹ سے ۶۸۴ر رن اور ۲۰۱۹ء میں ۱۶۲٫۶۶ر کے اسٹرائیک ریٹ سے ۴۸۸ر رن بنا کر آئی پی ایل میں شاندار پہچان بنائی تھی لیکن ایل ایس جی کے لیے پچھلے دو سیزن میں ان کی کارکردگی اوسط درجے کی رہی ہے۔ انہوں نے دو سیزن میں ۵۸۱ر رنز بنائے ہیں اور ان کا اسٹرائیک ریٹ ۱۳۵٫۷۴ر رہا ہے۔ ان دونوں سیزن میں ان کی اوسط اور اسٹرائیک ریٹ ان کے کیریئر کے ریکارڈ سے نیچے رہا۔

ٹی 20 ورلڈکپ 2026ء سے پہلے سوفی ڈیوائن نے فارم میں واپسی کی

نئی دہلی (ایم این این): سوفی ڈیوائن نے کینبرا میں کھیلے جانے والے میچ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انگلینڈ کے خلاف نیوزی لینڈ کی ۱۴ر رن کی جیت میں اہم کردار ادا کیا۔ ۳۶ر سالہ اسٹار بلے باز نے ۵۷ر گیندوں پر ناٹ آؤٹ ۸۷ر رن کی اننگز کھیلی، جو انگلینڈ کے خلاف ان کا اب تک کا سب سے بڑا اسکور ہے۔ ان کی اس بہترین بلے بازی کی بدولت نیوزی لینڈ نے پہلی اننگز میں ۵ر وکٹوں کے نقصان پر ۱۷۰ر رن کا مضبوط اسکور بنایا۔ اس سے قبل، اننگز کے آغاز میں لارین بیل اور لنسی اسمتھ نے عمدہ گیند بازی کرتے ہوئے نیوزی لینڈ کے ٹاپ آرڈر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا اور ٹیم کا اسکور محض ۱۱ر رن پر ۴ر وکٹ ہو گیا تھا۔ اس نازک موڑ پر ڈیوائن نے میڈی گرین (ناٹ آؤٹ ۵۶ر رن) کے ساتھ مل کر ۱۵۹ر رن کی ریکارڈ شراکت داری (پارٹنرشپ) قائم کر کے اننگز کو سنبھالا۔ یہ ویمنز ٹی ۲۰ر انٹرنیشنل میں نیوزی لینڈ کی جانب سے کسی بھی وکٹ کے لیے اب تک کی سب سے بڑی شراکت داری ہے۔ اس کے علاوہ، یہ تمام ٹی ۲۰ر انٹرنیشنل میچوں میں پانچویں وکٹ کے لیے دوسری سب سے بڑی پارٹنرشپ ہے۔ بعد میں، جینسی چیپل (۲/۲۵) نے میلی کیر (۱/۲۸)، لی تاہوہو (۳۲/ایک) اور بری ایلنگ (۲۷/ایک) کے ساتھ مل کر گیند بازی میں اہم کردار ادا کیا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ نیوزی لینڈ کی ٹیم یہ میچ جیت کر سیریز برابر کرنے میں کامیاب رہے۔ پہلے ٹی ۲۰ر میچ میں ۷ر وکٹوں سے ہارنے کے بعد حاصل ہونے والی یہ فتح آئی سی سی ویمنز ٹی ۲۰ر ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے لیے نیوزی لینڈ کی تیاریوں کو مزید مضبوط کرے گی۔

مجھے معلوم تھا کہ مجھے کیا کرنا ہے، میں بہترین ذہنی حالت میں تھا: شریاس ایّر

نئی دہلی (ایم این این): یہ کہنا مشکل ہے کہ شریاس ایّر نے خود کو اس انداز میں ڈھالا ہے یا یہ ان کی شخصیت کا فطری حصہ ہے، لیکن میدان میں وہ ایک نہایت پرسکون، جذبات پر قابو رکھنے والے کھلاڑی اور کپتان کے طور پر نظر آتے ہیں۔ دباؤ والے ماحول میں یہ ایک بڑی خوبی سمجھی جاتی ہے۔ اپنی پہلی آئی پی ایل سنچری بنانے اور پنجاب کنگز (پی بی کے ایس) کی پلے آف ہوپس کو زندہ رکھنے کے بعد ایّر نے نہ صرف الفاظ بلکہ اپنے جذبات کا بھی کھل کر اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ بہت خوش اور پرجوش ہیں۔ پربھسمرن سنگھ کے ساتھ اپنی شراکت داری کو اہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ اچھی پارٹنرشپ کے لیے دو لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم اس بار ان کے جذبات صرف الفاظ تک محدود نہیں رہے۔ یہ اس وقت واضح طور پر نظر آیا جب انہوں نے دو اوور باقی رہتے ہوئے ایک فاتحانہ چھکا لگایا، جس سے نہ صرف ٹیم کو کامیابی ملی بلکہ ان کی سنچری بھی مکمل ہو گئی۔ اس جیت کے بعد پنجاب کی امیدیں ممبئی انڈینز کی راجستھان رائلز کے خلاف کامیابی پر منحصر ہو گئیں، لیکن جیت کا مارجن اتنا بڑا تھا کہ اگر راجستھان ہار جاتی ہے تو کولکاتا نائٹ رائیڈرز کے لیے نیٹ رن ریٹ میں پنجاب کو پیچھے چھوڑنا مشکل ہوگا۔ مسلسل چھ فتوحات کے بعد چھ شکستیں جھیلنے والی پنجاب کے لیے یہ لمحہ بے حد خاص تھا اور ایّر نے بالآخر اپنے جذبات ظاہر ہونے دیے۔ میچ کے بعد ایّر نے کہا کہ یہ ایک ناقابل یقین احساس ہے۔ جب آپ میچ ختم کرتے ہوئے سنچری بناتے ہیں تو بہت اچھا محسوس ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے ہر بلے باز اس کا خواب دیکھتا ہے۔ آج ان دنوں میں سے ایک تھا جب میں اندر سے بہت اچھا محسوس کر رہا تھا۔ میں بہترین ذہنی کیفیت میں تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ مجھے کیا چاہیے۔ مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ پچ کیسی کھیل رہی ہے۔ میچ کی صورتحال کو سمجھنے سے مجھے رنز بنانے میں مدد ملی۔ پربھ کے ساتھ شراکت داری بھی بہت اہم تھی۔ وہی میچ میں رفتار پیدا کرتی ہے

ہندوستان کی خاتون کرکٹ ٹیم ٹی-20 ورلڈکپ کیلئے انگلینڈ روانہ

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستان کی خاتون کرکٹ ٹیم آئی سی سی ویمنز ٹی-۲۰ر ورلڈ کپ میں حصہ لینے کیلئے منگل کو انگلینڈ کیلئے روانہ ہو گئی۔ یہ باوقار ٹورنامنٹ ۱۲ر جون سے ۵ر جولائی تک کھیلا جائے گا۔ ٹیم ممبئی سے روانہ ہوئی، جہاں مداحوں کی بڑی تعداد نے کھلاڑیوں کو شاندار الوداعیہ دیا۔ ہرمن پریت کور کی کپتانی میں ہندوستانی ٹیم کو گروپ 'اے' میں آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، پاکستان، بنگلہ دیش اور نیدرلینڈس کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ ہندوستان اپنی مہم کا آغاز ۱۴ر جون کو ایجبسٹن میں پاکستان کے خلاف روایتی مقابلے سے کرے گا۔ اس کے بعد ٹیم لیڈز میں نیدرلینڈس اور مانچسٹر میں جنوبی افریقہ اور بنگلہ دیش کا سامنا کرے گی جبکہ ۲۸ر جون کو لندن میں اس کا مقابلہ آسٹریلیا سے ہوگا۔ روانگی سے قبل صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کپتان ہرمن پریت کور نے ٹیم کی صلاحیتوں پر بھروسہ ظاہر کیا، ساتھ ہی دباؤ سے بچنے اور کھیل پر توجہ مرکوز رکھنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا ''میں یقیناً اس ٹیم کو فیورٹ قرار دوں گی۔ ہم نے جس ٹیم کا انتخاب کیا ہے، اس میں چیمپئن بننے کی پوری صلاحیت ہے۔ ہم پر کوئی دباؤ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اوور کانفیڈنس۔ ٹی-۲۰ر کرکٹ کا سیدھا سا اصول ہے کہ آپ کو میدان پر صرف اچھی کرکٹ کھیلنی ہوتی ہے۔'' ورلڈ کپ کے باقاعدہ آغاز سے قبل، ہندوستان میزبان انگلینڈ کے خلاف ۳ر میچوں کی ٹی-۲۰ر بین الاقوامی سیریز بھی کھیلے گا جس کا پہلا میچ ۲۸ر مئی کو، دوسرا ۳۰ر مئی کو اور تیسرا میچ ۲ر جون کو کھیلا جائے گا۔ واضح رہے کہ ورلڈ کپ سے ٹھیک پہلے ہندوستان کو ہوم گراؤنڈ پر جنوبی افریقہ کے خلاف ٹی-۲۰ر سیریز میں چار ایک سے کراری شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ہندوستانی ٹیم اس طرح ہے ہرمن پریت کور (کپتان)، اسمرتی مندھانا (نائب کپتان)، شیفالی ورما، جمائمہ روڈریگز، دیپتی شرما، ریچا گھوش (وکٹ کیپر)، اروندھتی ریڈی، رینوکا ٹھاکر، کرانتی گوڑ، سری چرنی، شرینکا پاٹل، بھارتی فلمالی، یاستیکا بھاٹیا (وکٹ کیپر)، نندنی شرما اور رادھا یادو۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,